# کیا دیوبندی بریلوی ہیں؟



(تصنیفِ لطیف)

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

## محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ





Uwaisi Books
www.faizahmeduwaisi.com

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ ﷺ

دیوبندی فرقہ دراصل ہے تو وہابی تفصیل فقیر کے رسالہ "دیوبندی مذہب" میں پڑھیئے۔ لیکن بوقتِ ضرورت وہ ایسا کچھ کر گزرتے ہیں جس سے یقین ہوتا ہے کہ یہ بریلوی ہیں اِس کی دو وجہیں ہیں۔

(۱) مولوی اشرفعلی تھانوی کی تعلیم ہے کہ ضرورت پڑ جائے تَقِیّہ[1] کرلو۔ تَقِیّہ اِعتقادی شیعوں کا مذہب ہے اور تَقِیّہ عملی دیوبندی فرقہ کا اوڑھنا بچھونا ہے جس کی تفصیل فقیر نے "دیوبندی شتر مرغ" میں لکھ دی ہے۔

(۲) اپنے اکابر اور اپنے مذہب کو چمکانے کے لئے نہ اُنہیں شرک یاد رہتا ہے نہ بِدعت۔ زمین وآسمان کے قلابے (جوڑ) ملا کر (ہر ممکن حد تک) سب کچھ کر گزرتے ہیں یہاں تک کہ جھوٹے خواب بھی تیار کر لیتے ہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "بلی کے خواب میں چھیچھڑے" ویسے اَہلسنّت کو بدنام کرنے کے لئے وہابیوں دیوبندیوں کے ہاں فتوے صرف دو (۲) ہیں۔ شرک وبدعت اور وہ بھی اَہلِ سنّت کے لئے، جو کمالات ہم اپنے نبی پاک شہِ لولاک ﷺ و دیگر اَنبیاءِ عظام علیہم السلام اور پھر اَولیاءِ کرام کے لئے بیان کریں گے اُن پر اُن کا شرک لاگو ہو جائے گا۔ اُس کے برعکس وہی کمالات بلکہ اُس سے بھی بڑھ کر وہ اپنے مولویوں اور لیڈروں کے لئے ثابت کریں گے اور عینِ اسلام بتائیں گے۔ (تجربہ کر کے دیکھیے)

فقیر چند نمونے (مثالیں) عرض کرتا ہے۔

گر قبول اُفتد زہے عِزّ و شَرف — یعنی اگر قبول ہو جائے تو یہ عزت وشرف کی بات ہے۔

# دیوبندی وہابی ہیں

## حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

(۱) مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے: کوئی کسی کا نام اُٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے یا اُس کی صورت کا تصوّر کرے تو یوں سمجھے کہ جب میں اُس کا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے یا اُس کی صورت کا یا اُس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں وہیں اُس کی خبر ہو جاتی ہے اور اُس سے میری بات چُھپی نہیں رہ سکتی اور جو مجھ پر اَحوال گزرتے ہیں جیسے بیماری و تندرستی وکَشائِش (کشادگی) و تنگی، مرنا جینا غم وخوشی سب کی ہر وقت اُسے خبر رہتی ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وَہم میرے دل میں گزرا ہے وہ سب سے واقف ہے سو اُن باتوں سے مُشرِک ہو جاتا ہے اور اِس قسم کی سب باتیں شرک ہیں خواہ یہ عقیدہ اَنبیاء و اَولیاء سے رکھے یا پیر و مُرشِد سے خواہ اِمام وِامام زادے سے خواہ بھوت پَری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات اُن کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دیئے سے غرض اِس عقیدے سے ہر طرح شِرک ثابت ہو گا۔[2]

---

[1] (ڈر کی وجہ سے حق کو چھپانا/ وہ راز جو دل میں ہو مگر کسی کے خوف سے ظاہر نہ کیا جائے۔)

[2] (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰، مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ، دھلی۔ صفحہ ۳۲، ۳۱، تشریحی حواشی: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

کسی انبیاء و اولیاء یا اِمام و شہیدوں کی جناب میں ہر گز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر کی جناب میں بھی عقیدہ نہ رکھے نہ اُن کی تعریف میں ایسی بات کہے۔[3]

(۲) یہی مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب میں چاہوں اس سے غیب کی خبریں معلوم کر لوں اور آئندہ باتوں کو معلوم کر لینا میرے قابو میں ہے سو وہ بڑا جھوٹا ہے کہ دعویٰ خدائی کا کرتا ہے اور جو کوئی کسی نبی یا ولی یا جن و فرشتہ کو، اِمام یا اِمام زادے یا پیر و مُرشِد، نجومی یا رمّال (علم رمل کا ماہر، نجومی) یا جفّار[4] کو یا فال دیکھنے والے کو یا برہمن[5] وَشی (سادھو / جوگی) کو یا بھوت و پَری کو ایسا جانے اور اُس کے حق میں یہ عقیدہ رکھے سو وہ مُشرِک ہو جاتا ہے۔[6]

جو اللہ کی شان ہے اُس میں کسی مخلوق کو دَخل نہیں۔ سو اُس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاؤ گے۔ کتنا بڑا ہو اور کیسا ہی مُقرَّب ہو مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جائے گا کہ سارا کاروبار جہاں اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلاں کی شادی کب ہو گی یا فلاں درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے ستارے ہیں؟ تو اُس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔[7]

اولاد ہو گی یا نہ ہو گی یا اُس کی سوداگری (تجارت) میں اُس کو فائدہ ہو گا یا نہ ہو گا یا اُس لڑائی میں فتح پاوے گا یا شکست کہ اُن سب باتوں میں بھی سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور نادان ہیں۔[8]

اللہ صاحب نے پیغمبر کو فرمایا کہ لوگوں سے کہہ دیں کہ غیب کی بات سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ نہ فرشتہ نہ آدمی، نہ جن، نہ کوئی چیز یعنی غیب کی بات کو جان لینا کسی کے اختیار میں نہیں۔[9]

(۳) یہی مولوی اسماعیل لکھتا ہے: سو اُنہوں نے (یعنی رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے) بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی۔ میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان و مال کے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا سُوال؟ اور غیب دانی اگر میرے قابو میں ہوتی تو پہلے ہر کام کا انجام معلوم کر لیتا۔ اگر بھلا ہوتا تو اُس میں ہاتھ ڈالتا اگر بُرا معلوم ہوتا تو کاہے کو (کیوں) اُس میں قدم رکھتا؟ غرض کہ قدرت اور غیب دانی مجھ میں نہیں اور کچھ خدائی کا دعویٰ نہیں رکھتا پیغمبری کا مجھ کو دعویٰ ہے۔[10]

## فرقہ دیوبند کے قطبِ عَالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا:

---

3 ) (تقویۃ الایمان، صفحہ ۳۰، مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ، دھلی۔ صفحہ ۶۰، تشریحی حواشی: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

4 ) (جفر کی جمع، ایک علم جس سے غیب کا حال بتایا جاتا ہے، اِمام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔)

5 ) (ہندوؤں کی ایک اُونچی ذات والی قوم)

6 ) (تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۴، مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ، دھلی۔ صفحہ ۵۲، تشریحی حواشی: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

7 ) (تقویۃ الایمان، صفحہ ۶۶، مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ، دھلی۔ صفحہ ۱۲۶، تشریحی حواشی: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

8 ) (تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۹، مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ، دھلی۔ صفحہ ۵۹، تشریحی حواشی: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

9 ) (تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۵، مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ، دھلی۔ صفحہ ۵۳، تشریحی حواشی: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

10 ) (تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۸، مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ، دھلی۔ صفحہ ۵۸، تشریحی حواشی: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

(۱)جب انبیاء علیہم السلام کو علمِ غیب نہیں تو یارسول اللہ ﷺ کہنا بھی ناجائز ہو گا۔[11]

(۲)اثباتِ علمِ غیب غیر حق تعالیٰ کو شرکِ صریح(واضح شرک)ہے۔[12]

(۳)علمِ غیب خاصّۂ حق تعالیٰ ہے اِس لفظ کو کسی تاویل[13] سے دوسرے پر اِطلاق کرنا اِبہامِ شرک[14] سے خالی نہیں۔[15]

جو شخص اللہ جلّ شانہ کے سوا علمِ غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے وہ بے شک کافر ہے اُس کی اِمامت اور اُس سے میل جول، محبت و مُرَوَّت حرام ہے۔[16]

(۴)جو رسول اللہ ﷺ کے علمِ غیب ہونے کا مُعتَقِد(عقیدت مند)ہے وہ ساداتِ حنفی(یعنی آئمہ احناف)کے نزدیک قطعاً مُشرِک و کافر ہے۔[17]

(۵)جو رسول اللہ ﷺ کو علمِ غیب جو خاصّۂ حق تعالیٰ ہے ثابت کرتا ہو اُس کے پیچھے نماز پڑھنا نادرست ہے(کیونکہ یہ کفر ہے اس کی اقتداء جائز نہیں۔)۔[18]

## مولوی اشرفعلی تھانوی کی عبارات ملاحظہ ہوں:

(۱)"کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اُس کو ہر وقت خبر رہتی ہے کفر و شرک ہے۔"[19]

(۲)کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اُس کو خبر ہو گئی کفر و شرک ہے۔[20]

(۳)یا شیخ عبدالقادر یا شیخ سلیمان کا وظیفہ پڑھنا جیسا کہ عوام کا عقیدہ ہے اُن کے مُرتَکِب ہونے سے بالکل اسلام سے خارج ہو جاتا ہے،مُشرِک بن جاتا ہے۔[21](فتاویٰ امدایہ،صفحہ ۵۶)

(۴)بہت اُمور میں آپ(یعنی رسول اللہ ﷺ)کا خاص اہتمام سے توجہ فرمانا اور فکر و پریشانی میں واقع ہونا اور باوجود اُس کے پھر مَخفی(چھپا ہوا)رہنا ثابت ہے۔قصہ افک میں آپ کی تفتیش وِاستکشاف(چھان بین اور وضاحت)بابلغ وُجوہِ صِحاح(پورے اَسباب کے ساتھ احادیث)میں مذکور ہے مگر صرف توجہ سے اِنکشاف نہیں ہوا۔[22]

---

11 ) (فتاویٰ رشیدیہ جدید، صفحہ ۲۰۳، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی نمبر ۱)

12 ) (فتاویٰ رشیدیہ جدید، صفحہ ۲۰۳، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی نمبر ۱)

13 ) (ظاہری مطلب سے کسی بات کو پھیر دینا)

14 ) یعنی اگر کسی شخص یا کسی عقیدے میں ایسی باتیں ہوں جو شرک کی طرف اشارہ کر رہی ہوں لیکن وہ صاف اور واضح نہ ہوں، تو اسے ابہام شرک کہا جا سکتا ہے۔ اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ عمل یا عقیدہ شرک کے قریب ہے لیکن صاف طور پر شرک نہیں کہا جا سکتا۔

15 ) (فتاویٰ رشیدیہ جدید، صفحہ ۲۳۸، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی نمبر ۱)

16 ) (فتاویٰ رشیدیہ جدید، صفحہ ۲۰۶، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی نمبر ۱)

17 ) (فتاویٰ رشیدیہ جدید، صفحہ ۲۲۸، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی نمبر ۱)

18 ) (فتاویٰ رشیدیہ جدید، صفحہ ۳۵۷، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی نمبر ۱)

19 ) بہشتی زیور، صفحہ ۵۳، اسلامک بک سروس، ۲۲۴۱۔ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی)

20 ) (بہشتی زیور، صفحہ ۵۳، اسلامک بک سروس، ۲۲۴۱۔ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی)

21 ) (بریلوی فتنہ کا نیا روپ از محمد عارف سنبھلی دیوبندی، صفحہ ۶۳، کتب خانہ القرآن، ۱۹۷۴ء)

22 ) (حفظ الایمان، صفحہ ۱۶، ناشر دارالکتاب دیوبند، ۲۴۷۵۵۴، یوپی، بھارت)

**کیادیوبندی بریلوی ہیں؟** مذکورہ بالاعبارات سے یقین ہوگیا کہ دیوبندی وہابی ہیں اور اب بھی عقائد کے لحاظ سے اُسی عقیدہ پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ علمِ غیب خاصّۂ خداتعالیٰ ہے کسی نبی،ولی کے لئے ماننا شرک ہے۔ لیکن اُس کے برعکس اپنے اکابر بلکہ اُن کے اکابرخود بَانگِ دُہل(بے باک ہوکے) ایسے اُمور کے مُدّعی(دعویدار)ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بریلوی ہیں چند مثالیں حاضر ہیں:۔

(ا)مولوی اشرفعلی تھانوی کی ولادت کاواقعہ پڑھیئے۔اُس کے سوانح نگار[23] لکھتے ہیں کہ آپ(مولوی اشرف علی تھانوی) کے والدِ مرحوم کی اولادِ نَرینہ زندہ نہ رہتی تھی اُس کی ظاہراًوجہ یہ تھی کہ موصوف کوجب مرضِ خارش نے آگھیرا اور کسی صورت سے دَفع(دور) نہ ہوتا تھاتو مجبوراًکسی ڈاکٹر کے مشورہ سے ایسی دوا کھائی تھی جو دافعِ خارش مگر بظاہر قاطعِ نسل(نسل کا خاتمہ کرنے والی) بھی ثابت ہوئی۔خویشدامن رجاہ(ساس صاحبہ) کواِس کا پتالگاتووہ سخت پریشان ہوگئیں اور حافظ غلام مرتضیٰ صاحب پانی پتی سے عرض کی کہ میری لڑکی کے لڑکے زندہ نہیں رہتے ہیں۔حافظ صاحب نے فوراً مجذوبانہ انداز میں فرمایا یاعمرو علی کی کشاکش(مقابلہ) میں مرجاتے ہیں اب کی باری علی کے سپُرد(حوالے) کردینا۔مُعَمّہ کو کوئی بوجھ نہ سکا(حل نہ کرسکا) لیکن حکیم الامّت کی والدہ کے ذہن رَسا(تیز دماغ) نے اُس کے راز کو پالیاوہ کہہ اُٹھیں۔حافظ صاحب کا مطلب یہ ہے کہ لڑکوں کی دَدھیال(دادا کی اولاد) ہے فاروقی اور ننھیال(نانا کی اولاد) ہے عَلوی اور اب تک جونام بھی رکھے گئے وہ ددھیال طرز پر تھے اب کی باری جب لڑکا ہوتو ننھیالی وزن پر نام رکھاجائے جس کے آخر میں علی ہو۔حافظ صاحب یہ سُن کر ہنس پڑے اور فرمایالڑکی بڑی ہوشیار ہے میر امنشاء(مقصد) یہی تھا پھر فرمایااور بڑے جوش سے فرمایاان شاءاللہ تعالیٰ اُس کے دولڑکے ہوں گے اور زندہ رہیں گے ایک کانام اشرفعلی رکھنااور دوسرے کانام اکبر علی ایک میراہوگااور وہ مولوی ہوگادوسرادنیادار ہوگا چنانچہ اُس مردِ دُرویش نے جوکچھ تَوّکّل علی اللہ کہاتھاحرف بہ حرف پوراہوا۔

قلندرہرچہ گویددیدہ گوید[24] **ترجمہ:** ایسے لوگ آنکھوں سے دیکھ کر حالات بتاتے ہیں۔

## تبصرہ اُویسی غفرلہٗ:

فقیراِس حکایت(کہانی) پر مُفصّل(تفصیلی) تبصرہ "تفسیرِ اُویسی، حصہ اول" میں لکھ چکاہے یہاں بھی کچھ عرض کرے گا لیکن ناظرین غور فرمائیں کہ یہ کہانی صرف اِس لئے گھڑی گئی تاکہ عوام کومعلوم ہو کہ مولوی اشرفعلی تھانوی بڑاپہنچاہوا ولی تھا کہ اُس کی ولادت سے پہلے ایک مَجذوب نےمُژدہ بہار(خوش خبری) سنایا لیکن یہ خیال نہ گزراکہ یہ کہانی توثابت کرتی ہے کہ دیوبندی بریلوی ہیں چند باتیں ملاحظہ ہوں:۔

(ا)پیروں،فقیروں کے پاس اولاد طلبی کے لئے بغرضِ دعاجاناجائزہےاُن کی دعاؤں سے اولاد ملتی ہے۔

(۲)اَولیاءِکرام آنے والے حالت سے آگاہ ہوتے ہیں۔

(۳)وہ حالات اَولیاءِکرام کبھی بتابھی دیتے ہیں۔یہی باتیں مولوی اشرفعلی کی نانی اور اماں نے کردِکھلائیں ہماراسوال یہ ہے کہ اگر حکیم الامّت کی نانی اور اُن کی امی اولاد مانگنے چلی گئیں توعین اسلام۔

---

23 ) (اخبارنویس،کسی شخص کے حالاتِ زندگی لکھنے والے)

24 ) (اشرف السّوانح،باہتمام سیدنورالحسن تھانوی،حصہ اول،صفحہ ۱۷،۱۶،ناشر مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون،ضلع مظفرنگر،یوپی،بھارت۔صفحہ ۲۶،جلد ا،ادارہ تالیفات اشرفیہ،چوک فوارہ ملتان،طباعت،سلامت اقبال پریس ملتان،تاریخ اشاعت،مارچ۲۰۰۶)

اور نبی ﷺ کے لئے ماننا شرک ہے کہ وہ کسی طرح بھی غیب نہیں جانتے تھے اور اگر کوئی مانے تو ابوجہل سے بھی بُرا ہے۔ لیکن حکیم الامّت کے مجذوب بزرگ موت وحَیات کے دَفتر کے رازدان (راز کی حفاظت کرنے والے) ہیں۔ تھانوی صاحب کے والد کے بچوں کی پیدائش اور اُن کی موت کا مُوجِب (سبب) بھی جانتے ہیں اور کمال یہ ہے کہ بچوں کو خدائے تعالیٰ کے بجائے حضرت علی مار ڈالتے ہیں جب کہ حضرت عمر سے اُنہیں ضِد ہے۔ افسوس ہے کہ حضرت علی (معاذاللہ) ایسے مُتعَصِّب (انتہاپسند) ہیں کہ وہ اپنے نام کے بجائے دوسرے کا نام نہیں دیکھ سکتے حالانکہ خود اپنے بچوں کا نام ابو بکر وعمر رکھا۔ طُرفہ (عجیب بات) یہ کہ حضرت عمر مدینہ میں اور حضرت علی نجف میں اور وہ بھی سینکڑوں سال قُبور میں رہنے کے باوجود حکیم الامّت کے گھریلو حالات موبمو (سب کاسب) جانتے ہیں۔

**ناظرین خدارا انصاف:** اگر رسول اللہ ﷺ یا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ایسے ہی دیگر اَولیاء کرام کے لئے کہا جائے کہ وہ خداداد کمالات سے بے اولاد کو اولاد والا بنادیتے ہیں تو ہمیں مُشرِک گردانا (مانا) جاتا ہے لیکن حکیم الامّت تھانوی اور اُن کے برادرِ مکّرم (بڑے بھائی) کہاں سے اُترپڑے ہیں اور ظلم و ستم کی انتہا ہوگئی کہ مَجذوب صاحب نے حکیم الامّت کی والدہ کو سالہا سال پہلے تھانوی صاحب اور اُن کے برادرِ مکرّم کی پیدائش کی نہ صرف خبر دی بلکہ اُن دونوں کی سوانح عمری (زندگی کے حالات) کا اِجمالی (مختصر) نقشہ بھی پیش فرمادیا جو دیوبندی مذہب میں مافی البَعد یعنی آنے والے حالات کا جاننے کا عقیدہ شرک اور خدا تعالیٰ کے ساتھ بغاوت کے مترادِف (برابر) ہے لیکن صرف اور صرف اِمام الانبیاء رحمۃ للعالمین سیّدنا محمد الرّسول ﷺ کے لئے۔ ورنہ اُن کے پیر اور مولوی لیڈر تو ایسے کمالات کے حامل ہیں۔ طُرفہ یہ کہ مجذوب نے جو مجذوبانہ رَو (خیال) میں بہہ کر اِنہیں فرمایا جبکہ بقول حکیم الامّت:

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید **ترجمہ:** یعنی ایسے لوگ آنکھوں سے دیکھ کر حالات بتاتے ہیں۔

**فیصلہ:** ناظرین کے ہاتھ میں ہے کہ جو کمالات حضور سرورِ کائنات ﷺ اور دیگر انبیاء علیہ و علیہم افضل التحیات و التسلیمات اور اَولیاء کرام کے لئے مانے جائیں تو دیوبند کی مشینری (Machinery) کے تمام پُرزے شرک شرک بولنے لگ جاتے ہیں اور پھر وہی کمالات اگر اُن کے مولویوں اور لیڈروں کے لئے بیان ہوں تو عین اسلام بن جاتے ہیں آخر اِس دورنگی (دوغلی پالیسی) اور بے ڈھنگی چال کا کوئی تو فیصلہ کیجئے۔

## دیوبندی وہابی ہیں:

بگرد اب بلا اُفتاد کشتی مدد کن یا معین الدین چشتی

**ترجمہ:** یعنی گرداب (بھنور) میں ہے کشتی اے معین الدین اجمیری چشتی میری مدد فرما۔

مذکورہ بالا شعر پڑھ کر کسی فاضل دیوبندی یا اُن کے کسی عقیدت مند سے پوچھیں تو وہ آپ کو جہنّم نہ پہنچادیں تو مجھے اُویسی نہ کہنا۔

**دیوبندی بریلوی ہیں؟** حضرت حاجی امداد اللہ شاہ صاحب کے ایک مرید کسی بحری جہاز سے سفر کر رہے تھے کہ ایک تلاطُم خیز طوفان (ایک شدید اور ہنگامہ خیز طوفان) سے جہاز ٹکرا گیا قریب تھا کہ موجوں کے ہولناک تصادُم (ٹکراؤ) سے اُس کے تختے پاش پاش (ٹکڑے ٹکڑے) ہو جائیں۔ اب اُس کے بعد کا واقعہ خود راوی کی زبانی سنیئے۔ لکھا ہے کہ اُنہوں نے جب دیکھا کہ اب مرنے کے سوا چارہ نہیں ہے اسی مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے پیر روشن ضمیر کی طرف خیال کیا اور عرض کیا اس وقت سے زیادہ اور کون سا

وقت امداد کا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر و کارساز مطلق ہے اسی وقت اُن کا آگبوٹ (کشتی) غرق سے نکل گیا اور تمام لوگوں کو نجات ملی اِدھر تو یہ قصہ پیش آیا۔ اُدھر اگلے روز مخدوم جہان رحمۃ اللہ علیہ اپنے خادم سے بولے ذرا میری کمر دباؤ نہایت درد کرتی ہے۔ خادم نے کمر دباتے دباتے پیراہن (کپڑا، لباس) مبارک جو اُٹھایا تو دیکھا کہ کمر چھِلی ہوئی ہے اور اکثر جگہ سے کھال اُتر گئی ہے پوچھا حضرت یہ کیا بات ہے کمر کیوں کر چھلی؟ فرمایا کچھ نہیں ،۔۔ مرید کے اصرار پر فرمایا کہ ایک آگبوٹ ڈوبا جاتا تھا اُس میں ایک تمہارا دینی اور سلسلے کا بھائی تھا اس کی گریہ وزاری (رونے، پیٹنے) نے مجھے بے چَین کر دیا آگبوٹ کو کمر کا سہارا دے کر اُوپر کو اُٹھایا جب آگے چلا تو اور بندگانِ خدا کو نجات ملی اسی سے چِھل گئی ہو گی اور اسی وجہ سے درد ہے مگر اس کا ذکر نہ کرنا۔[25] (کراماتِ امدادیہ، صفحہ ۱۸)

**ڈبل شرک:** غیبی قوتِ اِدراک اور خدائی اختیارات کا یہ حال کہ پیر جی نے ہزاروں میل کی مسافت (دوری) سے دل کی زبان کا خاموش اِستغاثہ (فریاد) سن لیا۔ صرف سن ہی نہیں لیا بلکہ فوراً ہی یہ بھی معلوم کر لیا کہ سمندر کی ناپید اَکنار (لا متناہی) وُسعتوں میں حادثہ کہاں پیش آیا ہے اور معلوم ہی نہیں کر لیا بلکہ چشمِ زَدن (لمحہ بھر میں) میں وہاں پہنچ بھی گئے اور جہاز کو طوفان سے نکال کر واپس لوٹ آئے لیکن وائے رے دل حرِماں نصیب کی شرارت[26] کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے وارِثین اَولیاء کے لئے ایسا عقیدہ شرک ہے۔ چنانچہ پڑھیئے: یہ جو بعض لوگ اگلے بزرگوں کو دور دور سے پکارتے ہیں اور اتنا ہی کہتے ہیں کہ یا حضرت تم اللہ کی جناب میں دعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت روائی کرے اور پھر یوں سمجھتے ہیں کہ ہم نے کچھ شرک نہیں کیا اِس واسطے کہ اُن سے حاجت نہیں مانگی بلکہ دعائیں کرائی ہیں یہ بات غلط ہے اِس واسطے کہ گو مانگنے کی راہ سے شرک نہیں ثابت ہوا لیکن پکارنے کی راہ سے ثابت ہو جاتا ہے۔[27]

لیکن یہاں تو مانگنا بھی ہوا اور پکارنا بھی، دو دو شرک جمع ہو جانے کے باوجود توحید پر اُن حضرات کی اجارہ داری (ٹھیکیداری) اب تک قائم ہے اور ہم صرف اِس لئے مُشرِک ہیں کہ جن اِعتقادات (عقائد) کو وہ اپنے گھر کے بزرگوں کے حق میں رَوا (جائز) رکھتے ہیں ہم نے اُنہی کو رسولِ کونین ﷺ، شہیدِ کربلا، غوثِ جیلانی اور خواجہ خواجگان چشتی (علیہم الرحمۃ) کے حق میں اپنے جذبۂ عقیدت کا معمول بنالیا ہے۔ ہماری عقیدت اُن کے نزدیک شرک اور بعینہٖ (بالکل اسی طرح) وہی عقیدت اُن کے مولویوں کے لئے عین اسلام اِس دورُخی (منافقانہ) چال کو دیکھ کر جی چاہتا ہے کہ اُنہیں کہا جائے کہ

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا     سراسر موم یا سراسر سنگ ہو جا

**دیوبندی وہابی ہیں:** مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے: مرادیں پوری کرنا، حاجتیں بر لانا، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی، بُرے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء واَولیاء کی، پیر و شہید کی، بھوت و پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا ثابت کرے اور اُس سے مرادیں مانگے اور اِس

---

[25] (کراماتِ امدادیہ، بست و ششتم، ص ۱۵، مطبع انتظامی، کانپور)

[26] (افسوس اس بدقسمت دل کی ضدی یا نا سمجھ حرکت پر)

[27] (تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۷، مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ، دھلی۔ صفحہ ۵۶، تشریحی حواشی: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

تو قُّع (امید) پر نذر و نیاز کرے اور اُس کی مّنّتیں مانے اور مصیبت کے وقت اُس کو پکارے سو وہ مُشرِک ہو جاتا ہے.......... پھر خواہ یوں سمجھے کہ اُن کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایسی قدرت بخشی ہے، ہر طرح سے شرک ثابت ہو جاتا ہے۔[28]

خلاصہ یہ ہے کہ عقیدہ مردہ و زندہ، نبی اور ولی کسی کے اندر بھی مراد پوری کرنے، حاجت برلانے، بلا ٹالنے، مشکل میں دستگیری کرنے اور بُرے وقت میں پہنچنے کی کوئی طاقت و قدرت نہیں ہے نہ ذاتی نہ عطائی۔

**دیکھا آپ نے:** یہ لوگ دوسروں پر شرک کا الزام عائد کرتے ہیں۔ اپنے نامۂ اعمال کے آئینے میں وہ خود کتنے بڑے مُشرِک ہیں اِس کا جواب سوچئے۔ یاد رہے کہ مذکورہ عقیدہ جب تک اُس کا تعلق نبی اور ولی سے ہو تو سارا قرآن اُس کے خلاف، ساری اَحایث اُس سے مُزاحم (روکنے والی) اور سارا اسلام اُس کی بَیخ کَنی (جڑ سے اُکھاڑنے والا) صرف کر لیا گیا۔ لیکن جب اُس کا تعلق اُن کے لیڈروں اور مولویوں سے ہو تو دیکھ لیں سارا قرآن اُس کی حمایت میں، ساری اَحادیث اُس کی تائید میں، اور سارا اسلام اُس کی پُشت پناہی (حمایت) میں گھوم رہا ہو گا لیکن اُن کے لیڈروں اور مولویوں کی باری آئے گی تو پھر تاویلات کے دروازے کُھل جاتے ہیں۔

**کیا دیوبندی بریلوی ہیں؟** دیوبندیوں پر سوال ہوا کہ انبیاء واَولیاء کی مدد شرک ہے تو پھر حاکمُ و حکیم داد و دوا دیں یا کچھ نہ دیں کے جواب میں لکھا جن بندوں کو اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی قابلیت دے دی ہے جس سے وہ دوسروں کو بھی نفع یا اِمداد پہنچاسکتے ہیں۔ جیسے حکیم، ڈاکٹر، وکیل وغیرہ تو اُن کے حق میں ہر ایک یہ سمجھتا ہے کہ اُن میں کوئی غیبی طاقت نہیں اور اُن کے اپنے قبضہ میں کچھ بھی نہیں یہ بھی اُسی اللہ کے محتاج بندے ہیں۔ بس اتنی سی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں عالمِ اسباب میں سے بنایا کہ ہم اُن سے فلاں کام میں مدد لے سکتے ہیں۔ اِس بناء (سبب) پر اُن سے کام لینے اور اِعانت (مدد) حاصل کرنے کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا۔ شرک جب کسی ہستی کو اللہ تعالیٰ کے قائم کئے ہوئے اَسباب سے الگ غیبی طور پر اپنے ارادہ اختیار سے کار فرما (کام لینے اور کام بنانے والا) اور وہ خود مدد دینے کا مُدّعی ہو کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہ ہو پھر اُس سے مدد مانگی جائے۔[29]

**دیوبندی وہابی ہیں:** تمام اَہلِ اسلام کو معلوم ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے اندر وفات یافتہ بزرگوں میں سلطان الاولیاء حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت خداداد اور اُن کی روحانیت کا فیضان عام صدیوں کی تاریخ کا ایک جانا پہچانا واقعہ ہے لیکن دیوبندی جماعت کے مذہبی پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی نے سرکار خواجہ کے سنگِ در (مزار) کا رشتہ بُت خانے کی دہلیز (چوکھٹ) کے ساتھ جوڑ دیا ہے جیسا کہ تھانوی صاحب کے ملفوظات اُن کا مرتبہ اُس کی ایک مجلس کا حال بیان کرتے ہوئے خود اُن کا یہ منہ بولا بیان نقل کرتا ہے کہ ایک انگریز نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ حیرت انگیز بات میں نے یہ دیکھی کہ اجمیر میں ایک مردہ کو دیکھا کہ اجمیر میں پڑا ہوا سارے ہندوستان پر سلطنت (حکومت) کر رہا ہے۔[30] (کمالاتِ اشرفیہ، صفحہ ۲۵۲)

---

[28] (تقویۃ الایمان، صفحہ ۱۱، مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ، دھلی۔ صفحہ ۳۲، تشریحی حواشی: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

[29] (الفرقان جمادی الاولیٰ ۱۳۷۳ھ، صفحہ ۳۵)

[30] (ملفوظاتِ کمالاتِ اشرفیہ، صفحہ ۳۲۹، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ۲۰۰۹ء)

**فائدہ:** انگریز کا قول نقل کرنے کے بعد تھانوی صاحب نے اِرشاد فرمایا: واقعی خواجہ صاحب کے ساتھ لوگوں کو، بالخصوص ریاست کے اُمراء کو بہت ہی عقیدت (محبت) ہے۔ اِس پر خواجہ عزیز الحسن نے عرض کیا کہ جب فائدہ ہوتا ہوگا تب ہی عقیدت ہے (تھانوی صاحب نے) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جیسا حُسنِ ظَن (اچھا گمان) ہو ویسا ہی معاملہ فرماتے ہیں اِس طرح توبُت پرستوں کو بُت پرستی میں بھی فائدہ ہوتا ہے یہ کوئی دلیل تھوڑی ہے دلیل شریعت۔[31]

(کمالاتِ اشرفیہ، صفحہ ۲۵۲)

**تبصرہ اُویسی:** بُت پرستی کے فوائد کی تفصیل تو تھانوی صاحب ہی بتاسکتے ہیں کہ سب سے پہلے اِس نکتے سے وہی روشناس (واقف) ہوئے ہیں لیکن غیرت سے ڈوب مرنے کی بات تو یہ ہے کہ ایک منکرِ اسلام دشمن اور ایک کلمہ گو دوست کی نگاہوں کا فرق ذرا ملاحظہ فرمایئے:

دشمن کی نظر میں سرکارِ خواجہ کِشورِ ہند (ہندوستان کی زمین) کے سلطان کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ جبکہ دوست کی نگاہ اُنہیں پتھر کے صَنم (بے جان بُت) سے زیادہ حیثیت نہیں دیتی۔

**فقیر اُویسی غُفِرلہ:** اِس موضوع کو طُول (پھیلاؤ) دیں تو کیوں؟ جب کہ وہابیوں اور دیوبندیوں کا چھوٹا بڑا مزارات پر جانے کو شرک سمجھتا ہے اور اَہلِ مزارات سے مدد مانگنا، اُنہیں وسیلہ بنانا، اُن سے فیض پانے کا عقیدہ رکھنا تو ڈبل شرک ہے۔ لیکن فقیر یہاں روایات پیش کرتا ہے جس سے ثابت ہوگا کہ دیوبندی بھی مزارات پر جاتے ہیں اور اُنہیں فیض دینے اور اُن سے فائدہ پانے کے قائل ہیں۔

**دیوبندی بریلوی ہیں؟** سب کو معلوم ہے کہ مزارات کی حاضری اَہلِ سنّت بریلوی حضرات کا طُرۂ امتیاز (اعلیٰ و افضل خوبی) ہے یہاں تک کہ نجدیوں اور غیر مُقلّدین نے اِن غریبوں کا اِسی وجہ سے قُبوری مذہب نام رکھا ہے اور دیوبندی بھی جب جوش میں آجاتے ہیں تو وہ بھی اِنہیں قبر پرست اور قبر چٹ کے اَلقاب سے نوازتے ہیں بلکہ نجدی تو اِن سے اتنا تنگ ہیں کہ میں نے عرب کے بدّو سَیّارہ (ڈرائیور) سے سنا کہ زیارت کی گندی عادت پاکستان والوں نے ڈالی ہے حالانکہ وہ بَدّو اُسی ذریعہ سے معاش (روزی) کماتا تھا۔ میرے ایک ساتھی نے کہا تمہاری روزی خدا تعالیٰ نے اِنہی زیارت میں بنائی ہے افسوس ہے کہ عَجب ہو کھانے غُرّانے والے۔ مزارات کی حاضری کا مقصد اہلسنّت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ مزاراتِ اَولیاء کرام پر حاضری باعثِ برکت اور کارِ ثواب ہے اِس میں سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔

مزاراتِ اَولیاء پر حاضری دینے کا مقصد ظاہری و باطنی اِصلاح ہے۔ دورانِ حاضری مزارِ اقدس کے پاس بیٹھ کر یا جہاں جگہ ملے تلاوتِ قرآن پاک، کلمہ شریف، آیتِ کریمہ، درود شریف یا جو کچھ بھی پڑھنا چاہے پڑھ کر صاحبِ مزار کی روحِ مُقدّسہ کو ثواب پہنچائے اور اُن کے وسیلہ سے اپنی دینی و دُنیوی حاجات اللہ ربّ العزّت سے طلب کرے اِس طرح کی حاضری یقینی طور پر فُیوض و برکات سے مالامال کردیتی ہے۔

مزارات کو سجدے سنی کرتے ہیں یہ بات ہم ماننے کے لئے تیار ہی نہیں یہ تو تمام جھوٹے الزامات ہیں جن کے متعلق قرآنی فیصلہ موجود ہے:

فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَي الْكٰذِبِيْنَ (پارہ۳، سورہ آل عمران، آیت ۶۱)

**ترجمہ:** تو جھوٹوں (جھوٹے الزامات لگانے والوں) پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

---

31 ) (ملفوظاتِ کمالاتِ اشرفیہ، صفحہ ۳۲۹، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ۲۰۰۹ء)

ہم مزاراتِ اَولیاء پر سجدہ نہیں کرتے مگر تعظیم ضرور کرتے ہیں بابرکت جگہ سمجھ کر۔ کیونکہ ولی کامل کی ذاتِ بابرکت یقینی طور پر مَنبَع فیوض و برکات ہوتی ہے (یعنی فیض اور برکت کے خزانے ہوتے ہیں)۔ پھر جس جس چیز کو اُس کامل ہستی کے ساتھ نسبت ہو جائے گی وہ بھی بابرکت ہو جائے گی مثلاً سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذاتِ مُقدّسہ کے بابرکت ہونے میں مومن تو کیا، کسی کافر کو بھی شک نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ جس جس چیز کو سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ نسبت ہو گئی وہ بابرکت بن گئی۔ اِس وجہ سے صحابہ کرام اُس چیز کو بابرکت سمجھ کر اُسے پیار کرتے، اُس سے برکت حاصل کیا کرتے تھے۔ مشہور محدّث اِمام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو چھٹی صدی ہجری میں گزرے ہیں اور اب ۱۴۱۴ھ جاری ہے۔ خود حساب لگالیں کتنے سو سال گزر گئے وہ اپنی کتاب **شفاء شریف** میں حضرت اِبنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل شریف نقل فرماتے ہیں:

**وَرُوِیَ اِبنِ عُمَرَ وَاضِعًا یَدَہٗ عَلٰی مَقعَدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ المِنبَرِ ثُمَّ وَضَعَھَا عَلٰی وَجھِہٖ**[32]

**ترجمہ:** حضرت اِبنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ منقول ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے منبر شریف کے اُس مقام پر جہاں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف فرما ہوتے تھے وہاں حضرت اِبنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا ہاتھ رکھتے پھر اُن کو اپنے چہرہ پر ملتے۔ اب صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سیّدۃ النساء اور اِمام الانبیاء کے بارے میں کیا خیال ہے ؟ جو خیال اُن کے بارے میں ہے وہ ہمیں بھی قبول ہے۔ چشم ماروشن، دِل ماشاد[33] ہمیں کوئی اختلاف نہیں معلوم ہوا بزرگوں کے لئے تعظیمًا کھڑے ہونا اُن کے ہاتھ پاؤں چومنا شرک نہیں بلکہ سنّتِ صحابہ اور سنّتِ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے اور سرکار کا پسندیدہ عمل ہے۔ اِس سلسلے میں اور بھی بے شمار اَحادیث موجود ہیں مگر ہم اِختِصار (خلاصہ) کے مدّ نظر اِنہیں پر اِکتِفا (اتفاق) کرتے ہیں۔

**اپنا آئینہ اپنی صورت:** جن جن اَعمال کی بناء پر ہمیں مُشرِک یا بِدعتی کہا جارہا ہے کہیں خود بھی اُن میں مبتلا تو نہیں ؟ ہم (اہل سنّت وجماعت) مزاراتِ اَولیاء پر جائیں تو ہمیں قبر پرست، بزرگوں کی تعظیم کریں تو مُشرِک اور بِدعتی کہا جاتا ہے اب ذرا اپنے گریبان کو بھی جھانک لیجئے۔

مولانا اشرفعلی تھانوی وفات سے تقریباً ۲ سال قبل دانت درست کرانے کے لئے لاہور تشریف لے گئے تو واپسی سے ایک دن قبل لاہور کے قبرستانوں کی زیارت کے لئے بھی نکلے، سَلاطین (بادشاہوں) کی قبروں پر بھی گئے اور مساکین کی قبریں بھی دیکھیں فاتحہ پڑھی، ایصالِ ثواب کیا اس سلسلہ میں حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر دیر تک مُراقِب[34] رہے۔

وصل صاحب مرحوم بلگرامی ساتھ تھے اور اُنہوں نے ہی یہ واقعہ مجھ سے تھانہ بھَوَن[35] میں بیان فرمایا تھا کہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے لوٹتے ہوئے فرمایا کوئی بہت بڑے شخص معلوم ہوتے ہیں میں نے ہزارہا ملائکہ کو اُن کے سامنے صف بستہ (قطار میں کھڑے ہوئے) دیکھا۔[36]

---

32 ) (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ (مترجم)، فصل ومن إعظامه وإكباره، صفحه ۳۴۶، جلد ۲، زاویه پبلیشرز، C-۸، دربار مارکیٹ، لاہور)

33 ) (آنکھوں کا سکھ، کلیجے کی ٹھنڈک، اظہارِ خوشی)

34 ) (سب چیزوں کو چھوڑ کر خدا کا دھیان کرنے والا)

35 ) (یہ ضلع مظفر نگر میں واقع ہے، اس کا اصل نام تھانہ بھیم تھا، کیونکہ وہ کسی زمانے میں راجہ بھیم کا تھانہ تھا، کثرت استعمال سے تھانہ بھون ہو گیا، شاہی کاغذات میں اس کا نام محمد پور تھا)

36 ) (''عالم برزخ'' مصنف مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند، صفحه ۲۴ ناشر اداره اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی لاہور)

ناظرین کرام! آپ نے پڑھ لیا کہ مولانا اشرف علی داتا صاحب کے مزار پر تشریف لے گئے وہاں مُراقبہ کیا اور فاتحہ بھی پڑھی اور وہاں ہزار ہا ملائکہ کو صف بستہ دیکھا اب تو قیامت بَرپا(قائم)ہوگئی جن باتوں کی وجہ سے ہمیں مُشرِک و قبر پرست کہا جاتا ہے وہ سب کچھ مولانا اشرف علی صاحب خود عملی طور پر پیش کر گئے۔

(۱)اگر قبروں(مزارات)پر جانے سے آدمی قبر پَرست بن جاتا ہے تو پھر تھانوی صاحب بھی قبر پَرست تھے۔

(۲)اگر بزرگوں کے سامنے دوزانوں بیٹھنے سے آدمی مُشرِک ہو جاتا ہے تو پھر تھانوی صاحب بھی مُشرِک تھے کیونکہ مُراقبہ دوزانوں ہو کر ہی کیا جاتا ہے نہ کہ کھڑے ہو کر یا پاؤں کے بل بیٹھ کر یا پاؤں پھیلا کر۔

(۳)ہمیں کہا جاتا ہے جو مر گیا وہ مر گیا اُس کو زندہ آدمی کا کوئی عمل فاتحہ وغیرہ کا ثواب کچھ کام نہیں دے سکتا۔ لیکن تھانوی صاحب نے فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب بھی کیا پتا چلا مولوی اشرف علی صاحب بِدعتی بھی تھے۔

(۴)مولوی صاحب نے یہ بھی تسلیم کیا کہ حضرت داتا صاحب کامل اَولیاء میں سے تھے۔

(۵)فرشتے خود نہیں جاتے جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا یَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ (پارہ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت۲۷)

**ترجمہ:** بات میں اُس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اُسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے۔

اور فرمایا: لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ (پارہ۲۸، سورۃالتحریم، اٰیت۶)

**ترجمہ:** جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

**اُویسی غفرلہ:** اُن کی قبر پرستی کا حال فقیر آگے چل کر تفصیل سے عرض کرے گا یہاں صرف ایک کہانی خالی از دلچسپی نہیں وہ پڑھ لیجئے پھر اِن حضرات نے توحید کے واویلہ پر دیوبندیوں کی مشہور کتاب اَرواحِ ثلثه ،صفحه ۲۵۷ پر اپنے مذہب کے ایک بزرگ مولوی محمد یعقوب صاحب کی کرامت لکھی کہ ایک بار نانوتہ[37] میں جاڑہ بخار(سردی کا بخار)کی بہت وَباء پھیلی۔ جو شخص مولانا کی قبر کی مٹی لے جا کر باندھ لیتا اُسے شفاء ہو جاتی۔ اِس کثرت سے لوگ مٹی لے گئے کہ جب بھی مٹی ڈالو ختم۔ تب اُن کے صاحبزادے صاحب نے عرض کیا کہ آپ کی تو کرامت ہوگئی ہماری مصیبت آئی اگر اب کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہیں ڈالوائیں گے۔ ایسے ہی پڑے رہو گے جو تا پہن کر تمہارے اُوپر چلیں گے بس اُس دن سے کسی کو آرام نہ ہوا۔[38]

**تبصرہ اُویسی:** یہ مولانا یعقوب دیوبندی مولوی اشرفعلی تھانوی کے اُستاد اور بڑے پہنچے ہوئے بزرگ تھے۔ یہی توجہ ہے اُن کی قبر کی مٹی وَبائی اَمراض کی شفاء تھی اور چونکہ وہ مُوَحّدِین(خدا کو ایک ماننے والے)کے مولوی تھے اِسی لئے کوئی بات نہیں ورنہ اپنے نبی پاک ﷺ کو دافع البلاء(بلاؤں کو ٹالنے

---

37 ) (بھارت کا ایک رہائشی علاقہ جو ریاست اترپردیش کے ضلع سہارنپور میں واقع ہے)

38 ) (اَرواحِ ثلثه ،صفحه ۲۵۷، حکایت نمبر ۳۶۳ ،ناشران وتاجران کتب المیزان، الکریم مارکیٹ اردو بازار ،لاہور)

والا) کہیں تو مُشرِک اور آپ ﷺ کے مقدّس شہر کی مٹی اقدس کو خاکِ شفاء کہیں تو مُشرِک بلکہ ہم خواجہ اجمیری اور کَلیر شریف کے مزارات پر حاجات طلب کرنے جائیں توزناسے بدتر اور دیوبند کے لوگ مولانایعقوب کی قبرپر وَباء دور کرنے کی حاجتیں لے کر آئیں توپکے مُوَحّد۔

اَولیاء کرام کے سَماع (سننے) کے قائل بنیں تو مُشرِک لیکن دیوبند کے فُضَلاء اپنے اباجی کو طَعن و تشنیع (ملامت و جلی کٹی باتیں) کریں اور سمجھیں کہ اباجی ہماری مصیبت ٹال دیں گے تو توحید میں فرق نہ آئے خدا معلوم یہ توحید کیسی ہے؟ اور اُن کا شرک کا فتویٰ کیسا ہے؟

قُبور اور اہلِ قُبور کے متعلق دیوبند کی تَضاد والی عبارات آپ سے اَوجَھل (غائب) نہ رہیں۔ ہم نے مُشتے اَزن َمونہ فروار (نمونے کے طور پر ترتیب وار) چند باتیں لکھی ہیں۔ اگر اُن کے جملہ ایٹمی ہتھیار ناظرین کے سامنے لائے جائیں تو ممکن ہے ناظرین گھبر اجائیں اِنہی عبارات پر اِکتفاکر کے اب ہم دیوبندیوں کی تصانیف سے چند واقعات لکھتے ہیں جن سے آپ کے ہوش کے طوطے اُڑ جائیں گے اور فقیر اُویسی غفرلہ‘ کے ساتھ مل کر کہنے پر مجبور ہو جائیں گے:

گرہمیں است مکتب و ملا          کارطفلاں تمام خواہدشد

**ترجمہ:** اگر یہ حال ہے مکتب اور مُلا کا توبچوں کا کام تمام ہو جائے گا۔

## مولوی قاسم نانوتوی صاحب قبر میں سے اُٹھ کر آگئے:

قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند بیان کرتے ہیں کہ جس زمانے میں مولوی رفیع الدین صاحب مدرسہ کے مہتمم تھے دارالعلوم کے صدر مُدرسّین کے درمیان آپس میں کچھ تَنازُع چھڑ گیا (اختلاف ہو گیا)۔ آگے چل کر مدرسہ کے صدر مدرس مولوی محمود الحسن صاحب بھی اُس ہنگامے میں شریک ہو گئے اور جھگڑا طول پکڑ گیا۔ اب اُس کے بعد کا واقعہ قاری طیب صاحب ہی کی زبانی سنئے۔ موصوف لکھتے ہیں: اُسی دوران میں ایک دن علی الصُبح بعد نمازِ فجر مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمود الحسن صاحب کو اپنے حُجرہ (کمرہ) میں بلایا (جو دارالعلوم دیوبند میں ہے) مولانا حاضر ہوئے اور بند حُجرہ کے کِواڑ (لکڑی کا تختہ جس سے دروازہ بند کرتے ہیں) کھول کر اندر داخل ہوئے۔

مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پہلے یہ میرا روئی کا لبادہ (لباس) دیکھ لو۔ مولانا نے لِبادہ دیکھا تو تَر تھا اور خوب بھیگ رہا تھا فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جسدِ عُنصری (جسم ظاہری) کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور میرا لِبادہ تَربتر (بلکل گیلا) ہو گیا اور فرمایا کہ محمود الحسن کو کہہ کہ اِس جھگڑے میں نہ پڑے بس میں نے یہ کہنے کے لئے بلایا۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت میں آپ سے کچھ نہ بولوں گا۔[39]

**مولوی حاجی حافظ حکیم الامّت:** دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی نے اِس ہدایت پر ایک نیا حاشیہ[40] چھیڑا ہے جس میں بیان کردہ واقعہ کی تَوثیق (تصدیق) کرتے ہوئے مَوصوف نے تحریر کیا ہے یہ واقعہ روح کا تَمَثُّل (مشابہ) تھا اور اُس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ جَسدِ مثالی تھا مگر مُشابہ جَسدِ عُنصری کے۔ دوسری صورت یہ کہ روح نے خود عَناصِر میں تَصَرُّف (قبضہ) کر کے جَسدِ عُنصری تیار کر لیا ہو۔[41]

---

39 ) (ارواحِ ثلاثہ، صفحہ۲۲۴، ۲۲۳حکایت۲۴۷، مکتبہ رحمانیہ، اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

40 ) (شرح یا یادداشت جو کسی کتاب کے متن سے باہر لکھی جائے۔)

41 ) (ارواحِ ثلثہ، صفحہ۲۲۴، مکتبہ رحمانیہ، اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

اِس واقعہ کے ساتھ کتنے مُشرِکانہ عقیدے لپٹے ہوئے ہیں۔

(۱)عقیدہ تو مولوی صاحب نانوتوی کے حق میں علمِ غیب کا ہے کیونکہ اِن حضرات کے تئیں (مطابق) اگر اُنہیں علمِ غیب نہیں تھا تو عالَمِ برزخ میں اُنہیں کیونکر خبر ہوگئی کہ مدرسہ دیوبند میں مدرّسین کے درمیان سخت ہنگامہ ہوگیا ہے یہاں تک کہ مدرسہ کے صدر مدرّسین مولوی محمود الحسن صاحب بھی اُس میں شامل ہوگئے ہیں چل کر اُنہیں منع کر دیا جائے۔

(۲)اور پھر اُن کی روح کی قوّتِ تصرُّف کا کیا کہنا کہ تھانوی صاحب کے اِرشاد کے مطابق اِس جہانِ خاکی میں دوبارہ آنے کے لئے اُس نے خود ہی آگ، پانی اور ہوا، مٹی کا ایک انسانی جسم تیار کیا اور خود ہی اُس میں داخل ہو کر زندگی کے آثار اور عقل و حرکت کی قوّتِ اِرادی سے مُسَلَّح ہوئی[42] اور لَحد (قبر) سے نکل کر سیدھے دیوبند کے مدرسہ چلی آئی۔

**دعوتِ فکر:** سوچنے کی بات یہ ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کی روح کے لئے یہ خدائی اختیارات بلاچوں وچرا (بغیر سوچے سمجھے) مولوی رفیع الدین صاحب نے بھی تسلیم کرلیا۔ مولوی محمود الحسن بھی اُس پر آنکھ بند کرکے ایمان لے آئے اور تھانوی صاحب کا کیا کہنا کہ اُنہوں نے تو جسمِ انسانی کا خالق ہی اُسے قرار دیا اور اب قاری طیب صاحب اُس کی تشہیر (مشہوری) فرمارہے تھے۔

اِن حالات میں ایک صحیح الدماغ آدمی یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ روح کو علم و اِدراک (عقل) حاصل ہے لیکن دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک حضور سرورِ عالم ﷺ اور اُن کے مُتقدّمین کے لئے ماننا شرک ہے لیکن ہمارا سوال یہ ہے کہ وہی کفر و شرک اُن کے اکابر کے لئے کیونکر اسلام و ایمان بن گیا ہے؟

**فیصلہ:** کیا یہ صورتِ حال اِس حقیقت کو واضح نہیں کرتی کہ اِن حضرات کے یہاں کفر و شرک کی یہ تمام بحثیں صرف اِس لئے ہے کہ اَنبیاء و اَولیاء کی حُرمَتوں (عزتوں) کے خلاف جنگ کے لئے اُنہیں ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جائے ورنہ خالص عقیدہ توحید کا جذبہ اُس کے پسِ منظر میں کار فرما ہوتا تو شرک کے سوال پر اپنے اور بیگانے کے درمیان قطعاً کوئی تَفرِیق (امتیاز / تقسیم) رَوا نہ رکھی جاتی۔

**مردم مناظر:** دیوبندی جماعت کے مشہور فاضل مولوی مُناظر احسن گیلانی نے سوانح قاسمی کے نام سے مولوی قاسم صاحب نانوتوی کی ایک ضَخیم سوانحِ حیات لکھی ہے جسے دارالعلوم دیوبند نے خود اپنے اہتمام سے شائع کیا۔ اپنی اِس کتاب میں مولوی محمود الحسن صاحب کے حوالے سے اُنہوں نے کسی واعظ مولانا کے ساتھ ایک دیوبندی طالب علم کا بڑا ہی عجیب و غریب مناظرہ نقل کیا ہے اُس دیوبندی طالب علم کے متعلق مَوصوف کے بیان کا یہ قصہ خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہے۔ لکھتے ہیں کہ

پنجاب کی طرف کسی علاقے میں چلا گیا اور کسی قصبہ (چھوٹے شہر) کی مسجد میں لوگوں نے اُن کو اِمام کی جگہ دے دی۔ قصبہ والے کافی اُن سے مانوس (راغب) ہوگئے اور اچھی گزر بسر ہونے لگی۔ اُسی عرصہ میں کوئی مولوی صاحب گشت (دورہ) کرتے ہوئے اُس قصبہ میں بھی آدھمکے وعظ و تقریر کا سلسلہ شروع

---

42 ) (اپنی مرضی اور ارادے کی طاقت سے لیس ہونا۔)

ہو گیا لوگ اُن کے کچھ مُعتَقِد ہو گئے۔ اُنہوں نے دریافت کیا کہ یہاں کی مسجد کا اِمام کون ہے؟ کہا گیا دیوبند کے پڑھے ہوئے مولوی صاحب ہیں۔ دیوبندی کا نام سنتا تھا کہ واعظ مولانا صاحب آگ بگولہ ہو گئے اور فتویٰ دے دیا کہ اُس عرصہ میں جتنی نمازیں اُس دیوبندی کے پیچھے تم لوگوں نے پڑھی ہیں وہ سرے سے ادا نہیں ہوئیں اور جیسا کہ دَستور ہے دیوبندی تو یہ ہیں وہ ہیں کہ کہتے ہیں اسلام کے دشمن ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عَداوت رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ یہ سن کر قَصباتی (دیہاتی) مسلمان بے چارے سخت حیران ہوئے کہ مفت میں اُس مولوی پر روپے بھی خرچ ہوئے اور نماز بھی برباد ہوئیں۔ ایک وَفد اُس غریب دیوبندی اِمام کے پاس پہنچا اور مُستَعِدّی (آمادہ) ہوا کہ مولانا واعِظ صاحب جو ہمارے قصبہ میں آئے ہیں اُن کے جو الزامات ہیں اُن کا جواب دیجئے پھر بتایئے کہ ہم لوگ آپ کے ساتھ کیا کریں۔ جان بھی غریب کی خطرے میں آگئی نوکری کا قصّہ تو ختم شدہ ہی معلوم ہونے لگا چونکہ علمی مواد بھی نہ تھا۔ تاریخ و محل و مقام سب کا مسئلہ طے ہو گیا واعِظ مولانا صاحب بڑا زبردست عمامہ طَویلہ و عَریضہ (لمبا اور چوڑا) سر پر لپیٹے ہوئے کتابوں کے پُشتارے (ڈھیر) کے ساتھ مجلس میں اپنے حواریوں (دوستوں) کے ساتھ جلوہ فرما ہوئے۔ اِدھر یہ غریب دیوبندی اِمام مُنحَنی و ضعیف (دبلا پتلا)، مسکین شکل، مسکین آواز، خوفزدہ لَرزاں و ترساں (ہلتے اور ڈرتا ہوا) بھی اللہ اللہ کرتے ہوئے سامنے آیا۔ سننے کی بات یہی ہے جو اُس کے بعد دیوبندی اِمام مولوی نے مُشاہدے کے بعد بیان کی۔ کہتے تھے کہ مولانا واعظ صاحب کے سامنے میں بھی بیٹھ گیا اور مجھ سے وہ اجنبی اچانک نَمودار ہونے والی شخصیت کہتی ہے گفتگو شروع کرو اور ہرگز نہ ڈرو دل میں غیر معمولی قوّت اُس سے پیدا ہوئی۔

## اُس کے بعد کیا ھوا؟

دیوبندی اِمام صاحب کا بیان ہے کہ میری زبان سے کچھ فِقرے (جملے) نکل رہے تھے اور اِس طور پر نکل رہے تھے کہ میں خود نہیں جانتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہوں جس کا جواب مولانا واعظ صاحب نے ابتداء میں تو دیا لیکن سوال و جواب کا سلسلہ ابھی زیادہ دراز بھی نہیں ہوا تھا کہ ایک دفعہ مولانا واعظ صاحب کو دیکھتا ہوں کہ اُٹھ کھڑے ہوئے میرے قدموں پر سر ڈالے رو رہے ہیں، پگڑی بکھری ہوئی ہے اور کہتے جاتے ہیں میں نہیں جانتا تھا کہ آپ اتنے بڑے عالم ہیں للہ معاف کیجئے۔ آپ جو کچھ فرما رہے ہیں یہی صحیح اور درست ہے میں ہی غلطی پر تھا۔ یہ منظر ہی ایسا تھا کہ مجمع دم بخود (چپ چاپ) تھا کیا سوچ کر آیا تھا اور کیا دیکھ رہا تھا۔ دیوبندی اِمام صاحب نے کہا کہ اچانک نمودار ہونے والی شخصیت میری نظر سے اُس وقت اَو جھل (غائب) ہو گئی اور کچھ نہیں معلوم کہ وہ کون تھے اور یہ قصہ کیا تھا۔[43] (سوانح قاسمی، جلد ۱، صفحہ ۳۳۱،۳۳۰)

اب تک اصل قصہ بیان کر چکنے کے بعد اب مولوی مناظر احسن گیلانی ایک نہایت پُراسرار اور حیرت انگیز قصہ کی نقاب کُشائی فرماتے (راز کھولتے) ہیں دراصل اُن کے بیان کا یہی حصہ ہماری بحث کا حصہ ہے۔ اُس کے بعد لکھتے ہیں: حضرت شیخ الہند یعنی مولانا مولوی محمود الحسن فرماتے تھے کہ میں نے اچانک نمودار ہونے والی شخصیت کا حُلیہ بیان کیا تھا حُلیہ جو بیان کیا فرماتے تھے کہ خَدّوخال (شکل وصورت) نظر کے سامنے آتا چلا جاتا تو حضرت الاستاد رحمۃ اللہ علیہ تھے جو تمہاری امداد (مدد) کے لئے حق تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے۔[44] (سوانح قاسمی، جلد ۱، صفحہ ۳۳۲)

---

43) (سوانح قاسمی، جلد ۱، صفحہ ۳۳۰ تا ۳۳۱، مطبع دارالعلوم دیوبند)

44) (سوانح قاسمی، جلد ۱، صفحہ ۳۳۲، مطبع دارالعلوم دیوبند)

ملاحظہ فرمایئے ! قصہ آرائی قطعِ نظر (اس کے علاوہ) اُس ایک واقعہ کے اندر مولوی قاسم صاحب نانوتوی کے حق میں کتنے شِرکانہ عقائد کا برملا (اعلانیہ) اِعتراف کیا گیا ہے۔ مثلاً:

(۱) یہ کہ نہایت فراخدلی (کھلے دل) کے ساتھ اُن کے اندر غیب دانی کی قوّت بھی مان لی گئی جس کے ذریعہ اُنہیں عالَمِ برزخ ہی میں معلوم ہو گیا کہ ایک دیوبندی اِمام فلاں مقام پر میدانِ مناظرہ میں تن وتنہا بے بسی کی حالت میں دم توڑ رہا ہے چل کر اُس کی مدد کی جائے۔

(۲) اُن کے حق میں یہ قوّتِ تَصَرُّف بھی تسلیم کرلی گئی کہ وہ اپنے جسمِ ظاہری کے ساتھ اپنی لَحد (قبر) سے نکل کر جہاں چاہیں بے روک ٹوک جاسکتے ہیں۔

(۳) مرنے کے بعد زندوں کی مدد کرنے کا اختیار، چاہے دیوبندی حضرات کے تییں انبیاء واَولیاء کے لئے بھی ثابت نہ ہو لیکن اپنے مولانا کے لئے ضرور ثابت ہے۔

دیکھا آپ نے نانوتوی صاحب وفات کے بعد حاجت بھی بَرلائے، بلا بھی ٹال دی اور بُرے وقت میں اِس شان سے پہنچے کہ سارے جہاں میں ڈنکا بج گیا (دھوم مچ گیا)۔ ایک ہی بات جو ہر جگہ شرک تھی سب کے لئے شرک تھی ہر حال میں شرک تھی جب اپنے مولانا کی بات آگئی اچانک اسلام بن گئی، ایمان بن گئی اور اَمرِ واقعہ۔

**دیوبندی کا علمِ غیب یا ٹیلیفون اور وائرلیس:** ایک دن ظہر کے بعد میں اور مولوی منور علی صاحب اور ملامحب الدین صاحب کوئی ضروری بات عرض کرنے کو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت (امداد صاحب) حسبِ معمول اُوپر جاچکے تھے کوئی آدمی تھا نہیں کہ اطلاع کرائی جاتی۔ آواز دینا ادب کے خلاف تھا آپس میں مشورہ یہ کیا کہ حضرت کے قلب کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جائیں یا بات کا جواب مل جائے گا یا حضرت خود تشریف لائیں گے۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ حضرت اُوپر سے نیچے تشریف لائے ہم لوگوں نے معذرت کی کہ اس وقت حضرت لیٹے ہوئے تھے ناحق تکلیف فرمائی ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں نے لیٹنے بھی نہ دیا کیونکر لیٹتا۔[45] (کراماتِ امدادیہ، صفحہ ۱۳)

ایک بار قافلہ کی صورت میں مسلمان جارہے تھے آپ ﷺ کے ہمراہ امّاں عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں آپ کا ہار کھو گیا جو کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُونٹ کے نیچے تھا مسلمانوں کو وہاں رُکنا پڑا اور دور دور تک پانی نہ تھا اُس وقت امّاعائشہ کے صدقہ اُمّتِ محمدیہ ﷺ کو وہ تحفہ ملا جو اِس اُمت پر اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہے اور اِس واقعہ کو دیوبندی حضرات علمِ غیب کی نفی کی دلیل میں لاتے ہیں کہ اُس موقعہ پر آپ ﷺ کئی روز پریشان رہے کچھ پتہ نہ چل سکا بالآخر جبریل علیہ السلام کے آنے سے مشکل حل ہوئی اور ہار کے واقعے کو خوب اُچھالا جاتا ہے۔ نزولِ آیۃِ تیمم کا واقعہ دیوبندیت کا بچہ بچہ دلیل بناتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاموشی میں کئی مَصْلَحتیں (بھلائیاں) تھیں۔

۱) مسلمانوں کو تیمم جیسا تحفہ عطاء کرنا۔

---

45 ) (کراماتِ امدادیہ، بست وششتم، ص ۱۵، مطبع انتظامی، کانپور)

۲)اماں عائشہ پر لگی تہمت کا جواب ربِ قدیر نے اُن کی پاکی بیان کرتے ہوئے خود فرمایا۔

مگر اِن وہابی دیوبندی عقل کے اندھوں کو کون سمجھائے کہ عشقِ رسول ﷺ پیدا کرو تو سرکار کی ہر ادا میں حکمت وراز کے دریا بہتے دکھائی دینگے۔

اللہ تعالیٰ اِن دیوبندیوں وہابیوں کو عقل عطاء فرمائے اور ہم اہلسنّت وجماعت کو اپنے سچے اور پکے عقیدہ پر اِستقامت نصیب فرمائے۔(آمین)

**مرنے کا وقت اور جگہ بتادی:** حضرت مولانا مظفر حسین صاحب مرحوم مکہ معظمہ میں بیمار ہوئے اور اشتیاق تھا کہ مدینہ منورہ میں وفات ہو۔ حضرت حاجی صاحب سے استفسار(پوچھنا) کیا کہ میری وفات مدینہ منورہ میں ہوگی یا نہیں ؟حاجی صاحب نے فرمایا کہ میں کیا جانوں؟عرض کیا کہ حضرت یہ عذر تورہنے دیجئے جواب مرحمت(عنایت) فرمایئے۔حضرت حاجی صاحب نے مراقب ہو کر فرمایا کہ آپ مدینہ منورہ میں وفات پائیں گے۔[46]

**دیوبندی وہابی ہیں؟** نِصف صدی سے یہ لوگ چیخ رہے ہیں کہ سوائے خدا کے کسی کو علم نہیں کہ کون کہاں مرے گا۔یہاں تک کہ پیغمبرِ اعظم ﷺ کے علمِ غیب کے انکار میں "وَمَا تَدۡرِيۡ نَفۡسٌۢ بِاَيِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ "(پارہ۲۱،سورۃلقمان،آیت۳۴) [47] والی آیت اِن حضرات کی نوکِ زبان وقلم سے ہر وقت لگی رہتی ہے۔حالانکہ وہ آیت اب بھی قرآن کریم میں موجود ہے لیکن اپنے شیخ کے بارے میں اِن حضرات کی خوش عقیدگی ملاحظہ فرمایئے کہ اُنہوں نے مُراقبہ کرتے ہی ایک ایسی بات معلوم کرلی جو صرف خدا کا حق ہے اور اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی خدا نے یہ علم نہیں عطا فرمایا اور یہ قاعدہ صرف انبیاء و اَولیاء کے لئے ہے کہ وہ اتنے بے بس ہیں کہ باوجود جِدّ و جُہد(کوشش) کے اُنہیں کچھ معلوم نہیں ہوسکتا۔چنانچہ نعمانی کی زبانی سنئے۔وہ پانچ غیب جن میں مرنے کی جگہ کا علم بھی شامل ہے اُن کو حق تعالیٰ علم الغیب نے اپنے لئے خاص کرلیا ہے اُن کی اِطلاع نہ کسی فرشتے کو دی نہ کسی نبی ورسول کو۔(فتح بریلی،صفحہ ۸۵)

بہت سے اُمور میں آپ کا خاص اہتمام سے توجہ فرمانا بلکہ فکر وپریشانی میں واقع ہونا ثابت ہے۔قصہءافک میں آپ کی تفتیش واِستِکشَاف(کسی چیز کے اظہار کی خواہش کرنا) بابلغ وُجوہِ صِحاح[48] میں مذکور ہے مگر صرف توجہ سے اِنکشاف نہیں ہوا بعد ایک ماہ کے وحی کے ذریعے اطمینان ہوا۔[49]

**دیوبندی بریلوی ہیں؟** بارہا عرض کیا گیا ہے کہ علمِ غیب ماننا دیوبندیوں،وہابیوں کے نزدیک صرف نبی کریم ﷺ اور بریلویوں کے اکابر ومشائخ کے لئے شرک ہے اُن کے اکابر کے لئے جائز ہے۔چند ٹوٹکے مولوی احمد علی لاہوری کے بھی پڑھ لیجئے:

---

46 ) (قصص الاکابر لحصص الاکابر از مولوی اشرف علی تھانوی،صفحہ۱۰۶،المکتبۃالاشرفیہ،جامعہ اشرفیہ،فیروزپور روڈ لاہور)

47 ) (ترجمہ:اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی)

48 ) کسی مسئلے یا سوال کا جواب مختلف طریقوں یا وجوہات سے مستند اور صحیح طریقے سے دیا گیا ہو۔

49 ) (حفظ الایمان، صفحہ۱۲،ناشر دارالکتاب دیوبند،۲۴۷۵۵۴،یوپی،بھارت)

(۱) قاضی مظہر حسین چکوالی نامی سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک دفعہ خَلوت(تنہائی) میں فرمایا مولوی حبیب اللہ صاحب حضرت کا صاحبزادہ مدینہ منورہ میں رہتا ہے جب کبھی خط کو دیر ہو جاتی ہے تو اُس کی والدہ پریشان ہو جاتی ہے اور مجھ سے پوچھتی ہے کہ اُس کا کیا حال ہے؟ تو میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پانچ منٹ میں بتا دیتا ہوں کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔[50]

(۲) جناب چوہدری محمد اکبر صاحب خیر پور ملتان ضلع شیخوپورہ نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا ۱۹۷۰ء میں پھاگن کا مہینہ تھا میں نے اپنے گنے کی تقریباً ۶ من کھانڈ(چینی) تیار کی۔ اُس میں سے کچھ کھانڈ لے کر حضرت کی خدمت میں گیا کھانڈ پیش کی تو حضرت نے فرمایا کھانڈ درست نہیں۔ میں نے پھر اِصرار کیا لیکن آپ نے یہی فرما کر کھانڈ لینے سے انکار کر دیا میں حیران ہوا بہر حال واپس آ کر سوچا تو دو باتیں ذہن میں آئیں۔ ایک تو میں نے ابھی مشین والے کو کرایہ ادا نہیں کیا تھا اور دوسرا میں نے ابھی تک چینی کا عُشر(دسواں حصہ) ادا نہیں کیا تھا۔ میں نے فوراً دونوں کام کئے عُشر بھی نکالا اور مشین کا کرایہ بھی مشین والے کو دے آیا۔ تقریباً ایک ماہ بعد اپنی بیوی کے ہمراہ پھر حضرت کی خدمت میں گیا کیونکہ میری بیوی بھی حضرت سے بیعت تھی اُسے سبق سنانا تھا۔ حاضر ہونے پر میں نے عرض کیا کہ حضرت جی چاہتا ہے کہ تھوڑا سا گھی آپ کے لئے لیتا آؤں مگر کھانڈ کی واپسی کے بعد میں ڈرتا تھا آپ کہیں خَفا(ناراض) نہ ہوں۔ حضرت نے فرمایا: گھی کہاں پڑا ہے؟ میری بیوی نے بتایا کہ گھر کے کمرے میں پرات کے اندر ڈبہ میں ہے۔ حضرت نے سر مبارک جھکایا پھر فرمایا گھی تو پاکیزہ ہے پھر فرمایا چینی کہاں ہے؟ کہ واقعی عشر اور کرایہ ادا نہ کرنے کے باعث حضرت نے واپس کر دی تھی۔[51]

دیوبندیوں کے دوربین پیر مولانا لاہوری کو صرف یہی نہیں کہ شیر انوالہ گیٹ لاہور سے خیر پور ملیانی تک بلکہ لاہور سے مکہ مدینہ تک نظر آتا تھا اور اُس کی خبریں بھی دیا کرتے تھے بلکہ حالتِ حرمت کا بھی ادراک ہوتا تھا۔ صرف چوہدری اور چوہدرانی سے سمت معلوم کرنے کی ضرورت پیش آتی تھی۔

**خامہ[52] انگشت بدنداں[53] کہ اُسے کیا کہیے　　　ناطِقہ سَربگَریباں کہ اُسے کیا کہیے[54]**

بھولے چوہدری نے پہلے ہی کھانڈ کے ساتھ گھی دے دیا ہوتا تو یہ نوبت کیوں آتی۔

**مزید براں:** یہی جناب محمد دین شوق صاحب مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب کے متعلق بیس(۲۰) بڑے مسلمان سے اپنے مضمون کراماتِ اَولیاءِ دیوبند زیر عنوان ہمارا اسلام کہہ دینا میں رقمطراز ہیں:

مولوی عبد السبحان صاحب انسپکٹر پولیس گوالیار کے ایک تحصیل دار دوست بَرخَواست(ملازمت سے علیحدہ) کر دیئے گئے خاصی کوشش کی کہ دوبارہ تقرُّری ہو مگر ناکامی ہوئی بالآخر دعا کے لئے گنگوہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا تمہارے وطن کے قریب جو میدان ہے وہاں ایک مَجذوب فقیر رہتے ہیں اُن سے ہمارا

---

[50] (ماہنامہ الرشید، لاہور دار العلوم دیوبند ،نمبر صفحہ ۵۶۵)

[51] (شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاھوری کے حیرت انگیز واقعات، ص۲۱۸، بیت العلم، ۲۰۰۰ء)

[52] قلم

[53] دانتوں میں انگلی دینا، حیرت::

[54] خامہ=(قلم) انگشت بدنداں=(دانتوں میں انگلی دینا، حیرت)

انگشت بہ دنداں" کہا۔ نیز "خامہ" کی "انگشت" اور "لکھیے" سے مناسبت ظاہر ہے۔ ناطقہ: جوہرِ نطق، بولنے کی اہلیت، قوتِ بیان۔ یعنی قلم اس کی توصیف لکھنے اور ناطقہ اس کی تعریف بیان کرنے سے عاجز ہے۔ کیا لکھیے اور کیا کہیے میں استفہام برائے تحسین ہے۔

سلام کہہ دینا۔ تحصیل دار سمجھے کہ ٹال دیا دل برداشتہ ہو کر واپس ہو گئے اور فقیر کے پاس بھی نہ گئے۔ کچھ دنوں بعد اتفاقیہ اُدھر سے گزر ہوا تو فقیر مجذوب بیٹھا ہوا تھا دور ہی سے اُن کو دیکھ کر فقیر نے کہنا شروع کیا بابا مولوی نے بھیجا ہے۔ جا جا پہاڑ پر چڑھ جا یہ سن کر اُنہوں نے حضرت کا سلام تو پہنچا دیا مگر رنجیدہ و مَغموم(غمزدہ) یہ سوچتے ہوئے مکان کو واپس ہوئے کہ مولانا نے یوں ٹالا اور فقیر نے اِس طرح ٹالا کام کچھ بھی نہ ہوا۔ اِسی پیچ و تاب(بے قراری) میں تحصیل دار صاحب مکان پہنچے تو حکم آیا ہوا تھا کہ تم بحال کئے گئے اور نینی تال کا تبادلہ ہوا۔[55]

دیوبند کے فُضلاء کے کمالات و کرامات کا سلسلہ طویل ہے۔

**مولوی احمد علی لاھوری دیوبندی وھابی:** دیوبندی فرقہ نے اُسے قُطبُ الاَقطاب[56] جیسے اَلقاب دیئے یہ شخص تفسیر کے دعویٰ کی عملی تصدیق ہے یہ اپنے اور اپنے اَکابر کی حُسنِ عقیدت میں بریلوی تھا[57] اور حضور سرورِ عالم ﷺ اور آپ ﷺ کے نائبین کاملین اَولیاء کرام کے لئے وہابی تھا۔ چند نَمونے ذیل میں عرض کرتا ہوں ویسے اِس لاہوری مولوی کو اپنے وہابی ہونے پر ناز تھا۔ دیکھئے فقیر کا رسالہ "دیوبندی وہابی ہیں۔"

(ا) ۲۷ جنوری ۱۹۵۷ء کے "آزاد" میں مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خُدّام الدین لاہور کا ایک مکتوب شائع ہوا ہے جو اُنہوں نے مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے نام لکھا ہے۔ مولانا اُس مکتوب میں شاہ صاحب کو فرماتے ہیں:

"اصلیت یہ ہے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں جو جوتا ہے میرے دل میں اُس کی اتنی عزّت ہے کہ مودودی صاحب کے وجود کی اتنی نہیں"

کیا سچ مچ کا مولوی ایسی گھٹیا بات کر سکتا ہے؟ ویسے جوتے کی عزّت کے معاملہ میں مولوی احمد علی تنہا نہیں ہیں آج کی دنیا کے میں زیادہ تر جوتے کی عزّت کا رواج ہے۔ خصوصاً ترقی پسند ذہن تو جوتے ہی کی عزّت کرتے ہیں اگر بات ذرا سنجیدہ نہ ہو جاتی تو میں تو کہتا کہ "جس کی لاٹھی اُس کی بھینس" کی ضَربُ المثل(کہاوت) یوں کر دیا جائے "جس کا جوتا اُس کا سر۔"

**دیوبندی وھابی ھیں؟** کسی صاحب نے ایک شعر کہا:

زکافِ کعبہ تا کافِ کراچی　　　سراسر کفر و کفر دون کفر

**ترجمہ:** کعبہ کے کاف سے کراچی کے کاف تک سراسر کفر بلکہ کفر ہے۔

لکھ کر مولوی احمد علی صاحب سے پوچھا کہ یہ شعر کیسا ہے اور اُس کے لکھنے والے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ مولوی صاحب نے جواب لکھا(جو بہت سے اخباروں میں شائع ہو چکا ہے) کہ یہ شعر نہایت ذلیل و خبیث ہے اور اُس کا لکھنے والا بَصیرت سے محروم نا اہل(بالکل) اندھا[58] ہے۔

لکھنے کو تو لکھتا گیا مگر تماشا دیکھئے کہ اب واضح ہوتا ہے کہ یہ شعر عطاء اللہ شاہ بخاری کا ہے جی ہاں اُنہی عطاء اللہ شاہ بخاری کا جنہیں لاعلمی میں نا اہل اور اندھا وغیرہ قرار دیا گیا لیکن جب حال کھلا تو بطور "سجدہ سَہو" اُن کا جوتا چوم لیا گیا:

---

[55] (ماہنامہ الرشید لاہور دار العلوم دیوبند نمبر، صفحہ ۵۲۰)

[56] )(افضل، وہ ولی جس کے سپُرد کسی بستی یا علاقے کا انتظام ہو)

[57] )(اُن عقائد کو پیش کرتا تھا جو سنیوں کے ہیں)

[58] )(مودودی صاحب کا بھائی بد قسمت، بے بصیرت، بالکل جھوٹا مرزا غلام احمد صاحب کی طرح تاویلیں کرنے والا۔ کفرانِ نعمت کرنے والا غیر سچا مسلمان)

گلہ جفائے وفا نما کہ حرم کو اہلِ حرم سے ہے          کسی بتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی، ہری ہری

(ماہنامہ تجلی دیوبند، اپریل ۱۹۵۷ء صفحہ ۳۰)

**داتالاھوری قُدّس سرہ پر حملہ:** بقول "تجلی" مولوی احمد علی صاحب کا مذکورہ "تماشہ" تو اُس وقت ہوا تھا مگر مولوی صاحب موصوف کے دم قدم سے اُن دنوں اہلِ پاکستان نے ایک اور "تماشہ" بھی دیکھ لیا ہے۔ تفصیل اُس اجمال کی یہ ہے کہ روزنامہ آفاق لاہور نے بڑے اہتمام وشہ سرخیوں (بڑے بڑے الفاظ) کے ساتھ اپنی یکم فروری ۱۹۵۹ء کی اِشاعت میں مولوی صاحب کا ایک بیان بدیں الفاظ (انہی الفاظ کیا تھ) شائع کیا کہ مولانا احمد علی خطیب جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ تین سال سے کراچی اور لاہور میں اپنے خطبوں کے دوران واضح الفاظ میں اعلان بارہا کیا ہے کہ حضرت داتا گنج بخش بادشاہی مسجد کے بالمقابل (ساتھ) مدفون ہیں۔

مولانا (احمد علی) نے کئی بار اپنے جمعہ کے خُطبات میں فرمایا کہا اُنہیں شاہی قلعَہ میں انوار برستے نظر آتے ہیں چنانچہ ہائیکورٹ کے ایک وکیل صاحب نے اُن کے بیان کے مطابق مولانا سے اُس بشارت کی وضاحت کے لئے کہا تو آپ نے بتایا کہ یہ انوار حضور داتا گنج بخش مظہرِ نورِ خدا فیضِ عالم پر برستے ہیں جو اُس قلعَہ میں مدفون ہیں۔

مولانا احمد علی سے اِس سلسلہ میں نمائندہ آفاق نے جب اِستفسار کیا تو آپ نے اِس بات کو درست تسلیم کیا کہ اُنہوں نے اپنے اکثر خُطبات میں حضرت داتا گنج بخش کے مزار شریف کے مطابق ایک "نیا انکشاف" کیا ہے جب آپ سے پوچھا کہ آپ موجودہ مقبرہ داتا گنج بخش کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں؟ تو آپ نے پورے وُثُوق (بھروسہ) سے فرمایا:

"یہ مقبرہ ہجویر کے رہنے والے ایک بزرگ کا ضرور ہے مگر یہ علی ہجویری (داتا گنج بخش) کا نہیں ہے۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کے طُفیل جو نورِ قلب بخشا ہے اُس کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ راز میرے سینہ میں لوحِ محفوظ کی طرح سے محفوظ ہے کہ حضرت داتا صاحب کا مقبرہ کس جگہ ہے اور میں بحمد للہ اِس بات پر قادر ہوں کہ آپ کو انگلی رکھ کر یہ بتا سکوں کہ آپ کا سر کہاں ہے اور پاؤں کہاں ہے؟"

(دیوبندی شترمرغ)، (روزنامہ آفاق لاہور، یکم فروری ۱۹۵۹ء صفحہ ۲)

مولوی احمد علی صاحب کے مذکورہ زور دار بیان نے اسلامیانِ پاکستان کو چونکا دیا مگر مولوی احمد علی صاحب نے از خود فی الفور اُس کی کوئی تردید (نفی) نہ فرمائی لیکن جب لے دے شروع ہوئی اور روزنامہ زمیندار لاہور نے خصوصاً اِس پر گرفت کی تو مولوی صاحب نے اپنی حق گوئی و مضبوطی کردار کا مظاہرہ کرنے کے بجائے تجلی کے بیان کردہ فتویٰ کی طرح یہاں پر بھی پینترہ (بیان) بدلا اور اَخبارات کے احتجاج کرنے پر جھٹ داتا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موجودہ مزار کو تسلیم کر لیا چنانچہ روزنامہ زمیندار میں جلی سُرخی (بڑے حروف) سے یہ شائع ہوا کہ مولانا احمد علی نے موجودہ مزار کو داتا گنج بخش کا مزار تسلیم کر لیا۔ (زمیندار، لاہور، ۵ فروری ۱۹۵۹ء)

تسلیم کر لینے کے بعد چاہیے تھا کہ مولوی علی صاحب اُس معاملہ میں خاموش ہو جاتے مگر اُنہوں نے اُس میدان میں شکست کھانے کے بعد خاموشی کے بجائے پلٹا کھا کر ایک اور جدّت فرمائی اور نو سو تیرہ (913) سال کے بعد بیک جُنبش قلم (قلم کی ایک ہی حرکت سے) (بقول خود) قلعہ میں مدفون بزرگ کو بھی "علی

ہجویری" بناکر حضرت علی ہجویری (داتا گنج بخش) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں کھڑا کر دیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں: "برادرانِ اسلام مانیں یا نہ مانیں۔ یہ دونوں بزرگ ہم نام ہیں اور دونوں ہی ہجویر کے باشندہ ہیں اور دونوں ہی اَولیاءِ کاملین میں سے ہیں۔" (زمیندار، ۵ فروری)

**داتا دربار کی بھار:** بزرگانِ دین کی تمام تاریخوں میں اور خود لاہور کی تاریخوں میں صرف ایک ہی "علی ہجویری" داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر مبارک آتا ہے جنھوں نے اپنے مبارک قدموں سے اِس تاریخی شہر کو برکت بخشی اور یہاں کی فضا کو انوارِ مَعرِفَت سے جگمگایا۔

مومن احمد علی کی رَوِش (طریقے) سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پُر انوار سے اَہلِ عقیدت مسلمانوں کی توجہ ہٹانے کے لئے یہ چال چلی ہے اور آپ کی عظیم شخصیت کو عوام کی نظروں میں کم کرنے اور گرانے کے لئے یہ تماشا دکھایا اور یہ شوشہ چھوڑا (افواہ پھیلایا) ہے۔ ورنہ یہ کوئی ایسی بات نہ تھی جس کے بغیر مولوی کو کھانا ہضم نہ ہوتا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل اور جناب محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی غلامی کی بدولت آپ جس بلند مقام پر فائز ہیں ایک مولوی احمد تو کیا اگر کروڑوں مولوی احمد علی ہوں تو پھر بھی اُن کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

**چراغ را کہ ایزد برفروزد ہر آں کوتف کنار ریش**

**ترجمہ:** جس چراغ کو حق تعالیٰ روشن کرے کس کو ہمت ہے جو اُس فانوس کو مَلامت کرے۔

**نوٹ:** حضور داتا گنج بخش قُدّس سرہ کا مقبرہ یہی ہے جہاں صدیوں پہلے اور تا حال سَدا بہار ہے۔ اُس کے دلائل و حقائق فقیر کے رسالہ "داتا ہجویری کے مزار کا حال" میں پڑھیے۔

**دیوبندی بریلوی ہیں؟** دیوبندی اپنے بڑوں کے لئے اُسی عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہیں جو اَہلِ سنّت بریلوی اپنے بزرگوں سے کرتے ہیں چنانچہ خُدّام الدین لاہور ۱۵ جون ۱۹۶۸ء صفحہ ۱۷ پر نقل ہے جس کا عنوان یوں ہے:

حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جوتے اُٹھانے والے بھی فیض سے محروم نہ رہے۔

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب خلیفۂ مجاز حضرت شیخ التفسیر اب درسِ قرآن کے ساتھ ساتھ واہ کینٹ میں درسِ حدیث بھی دیتے ہیں جو ان شاء اللہ عنقریب کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے گا۔ ذیل میں درسِ حدیث منعقدہ ۲۶ مئی ۱۹۶۸ء کا ایک اِقتباس (چُنا ہوا کلام) عنوانِ بالا (اوپر والے مضمون) کے تحت پیشِ خدمت ہے۔ (محمد عثمان غنی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یاد رکھو میرے بزرگو! اللہ کسی کامل کی صُحبت نصیب فرمادے۔ تو غنیمت سمجھا کرو میں تم سے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس نے حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جوتے بھی اُٹھائے ہیں وہ بھی فیض سے محروم نہیں رہا۔

ابھی گذشتہ ماہ اپریل میں یومِ اقبال کے موقع پر تمہارے اُسی واہ کینٹ میں پروفیسر یوسف سلیم چشتی تقریر کر کے گئے ہیں جو بہت بڑے مانے ہوئے عالم ہیں۔ اگلے روز مجھے اُن کا خط آیا تو اُنہوں نے اُس میں خلافِ معمول اپنے نام کے ساتھ لکھا:

"یوسف سلیم الحسینی" اور لکھا کہ میں الحسینی لکھ کر اپنے دل کو تسکین (راحت) دیتا ہوں کہ مجھے بھی شیخ العرب والعجم مولانا سیّد حسین احمد مدنی قدّس سرہ العزیز کے ساتھ نسبت حاصل ہے۔

(ا) شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری نَوّرَ اللہ مرقدہٗ کی ریش (داڑھی) مبارک کافی لمبی تھی فرماتے تھے کہ

"میں پہلے قبضے سے اُوپر داڑھی کاٹا کرتا تھا[59] ایک دفعہ جب میں دین پور شریف گیا تو میرے شیخ نے میری داڑھی پر صرف ہاتھ لگایا اُس کے بعد پھر میں نے داڑھی کو قینچی نہیں لگائی۔"

آپ فرماتے ہیں کہ "جب داڑھی کو کنگھا کرتا تو نکلے ہوئے بال جمع کرلیتا اور میری یہ خواہش تھی کہ میں یہ بال دیوبند بھیج دوں اور حضرت صاحبزادہ محترم مولانا سیّد محمد اسعد مدنی مدّظلّہ العالی کی خدمت میں درخواست کروں کہ جب وہ کسی موچی سے حضرت مدنی کے جوتے سلوائیں تو حضرت مدنی کو خبر نہ ہونے دینا اور میری داڑھی کے یہ بال اُن کے جوتوں کے تلوؤں میں سِلا دینا کہ حضرت مدنی کے جوتوں میں وہ علم ہے جو احمد علی کے دماغ میں نہیں ہے۔"

حضرت لاہوری حضرت مدنی کے نہ مُرید تھے نہ شاگرد لیکن فرماتے تھے کہ "چودہ (14) مرتبہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حرمین شریفین کی زیارت نصیب فرمائی اور میں نے چودہ (14) مرتبہ اپنی باطنی نظروں کے ساتھ دیکھا، بڑے بڑے ولی دیکھے، اَقطاب دیکھے، اَبدال دیکھے۔ لیکن مولانا مدنی کے مقام کا میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ اِس لئے میں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ میری داڑھی کے بالوں کو حضرت مدنی کے جوتوں کے تلوؤں میں سِلا دیا جائے لیکن میری خواہش پوری نہ ہوئی اور وہ دنیا سے پہلے ہی تشریف لے گئے۔"

ہم لکھتے ہیں قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی، اُویسی پھر آگے فریدی، مُجدّدی، برکاتی، رضوی، نوری وغیرہ وغیرہ تو کہتے ہیں یہ شرک ہے بِدعت ہے۔ (اُویسی غفرلہٗ)

**تبصرہ اُویسی:** دیوبندیوں نے عرصہ سے شور مچارکھا ہے کہ مولوی احمد علی لاہوری کی بڑی داڑھی محض اَحادیث پر عمل کرنے کی وجہ سے ہے (قول جیسا بھی ہے لیکن) اِس حوالے سے ہمیں یقین ہوا کہ "ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہیں" کہاوت دیوبندیوں پر فٹ آتی ہے اور یہ بڑی داڑھی بتاتی ہے کہ داڑھی میں ہے تنکا۔

اگر اِس طرح کی عقیدت کا اِظہار اَہلِ سنّت اپنے مشائخ سے ظاہر کریں تو دیوبندی کی تمام مشین حرکت میں آجاتی ہے کہ یہ بِدعت ہے، حرام ہے، ناجائز ہے۔

## عقیدہ وفتویٰ
## دیوبندی بریلوی ہیں؟

---

[59] (حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاٹا کرتے تھے جائز ہے)

حاجی امداد اللہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) دیوبند کے اکابر مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرفعلی کے پیر و مُرشد ہیں اور اُن کو پیری مریدی کی خلافت اُن سے ہے وہ اپنے پیر و مُرشِد حضرت راجہ نور محمد صاحب علیہ الرحمۃ کے مطابق رقمطراز ہیں:[60]

تم ہو اے نورِ محمد خاص محبوبِ خدا — ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

تم مددگار مدد، امداد کو پھر خوف کیا — عشق کی پرسَن کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا

اے شہ نورِ محمد ،وقت ہے امداد کا — آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا

**دیوبندی وھابی ھے:** مولوی اسماعیل دہلوی کہتا ہے:[61]

تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد — فی الحقیقت ہے وہی مُشرک اشد

دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد — ہے گلے میں اس کے حبل من مسد

سب سے اُس پر لعنت و پھٹکار ہے

مُردوں سے حاجتیں مانگنا اور اُن کی مَنّتیں ماننا کفّار کی راہ ہے۔

**نتیجه:** مُردوں، انبیاء وَاَولیاء سے مدد مانگنا شرک اور مرادیں مانگنے والا مُشرِک، کافر، جہنّمی، لعنتی ہے۔

**دیوبندی بریلوی ہیں:** مذہبِ دیوبند کا ایک بڑا اِمام مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے کہا:

مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا — نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار [62]

مگر کرے روح القدس میری مددگاری — تو اس کی مدح میں کروں میں رقم اشعار

جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے — تو آگے بڑھ کر کہوں کہ جہاں کے سردار[63]

**دیوبندی وہابی ہیں:** مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ اکثر لوگ پیروں کو، پیغمبروں کو، اِماموں کو اور شہیدوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور اُن سے مرادیں مانگتے ہیں وہ شرک میں ہیں۔[64]

---

[60] (امداد المشتاق صفحہ ۱۶، ۱۷از مولوی اشرف علی تھانوی و مولانا مشتاق احمد دیوبندی)

[61] (تذکیر الاخوان از اسماعیل دہلوی، صفحہ ۳۴۳، صفحہ ۱۸۱)

[62] (قصائدِ قاسمی، صفحہ ۸، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند، یوپی، ضلع سہارنپور، انڈیا)

[63] (قصائدِ قاسمی، صفحہ ۵، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند، یوپی، ضلع سہارنپور، انڈیا)

[64] (تقویۃ الایمان از مولوی اسماعیل دہلوی، صفحہ ۵، مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ، دھلی۔ صفحہ ۲۴، تشریحی حواشی: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

**نبی علیہ السلام ہمارا بڑا بھائی:** مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بزرگ ہے سو اُس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ (65)

انبیاء واَولیاء، اِمام زادہ، پیر، شہید جتنے اللہ تعالیٰ کے مُقرّب بندے وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی (66)۔

**دیوبندی بریلوی ہیں؟** کوئی ضعیفُ الایمان (کمزور ایمان والا مسلمان) بھی ایسی خرافات (بے ہودہ بات) زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اُس کا قائل ہو کہ نبی کریم ﷺ کو ہم پر اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اُس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرۂ ایمان سے خارج ہے۔

**نوٹ:** اُس کتاب پر مولوی اشرف علی تھانوی، محمود الحسن دیوبندی اور کفایت اللہ دہلوی کی تصدیق موجود ہے اور تمام دیوبندی اپنی صفائی کے لئے کہ ہم وہابی نہیں یہی کتاب پیش کرتے ہیں۔

**حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ مشکل کشا:** اَہلِ سنّت بریلوی کہتے ہیں اور یہی دیوبندی بھی کہتے ہیں۔

کھول دے دل میں درِ علم حقیقت میرے رب ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے (67)

یہ اَشعار دیوبندی اپنے مریدوں کو سلسلہ پیری ومُریدی میں عطا فرماتے ہیں۔

**دیوبندی وہابی ہیں؟** مولوی غلام احمد راولپنڈی والے نے لکھا کوئی کسی کے لئے حاجت رَوا اور مشکل کشا و دستگیر کس طرح ہو سکتا ہے؟ ایسے عقائد والے لوگ بالکل پکے کافر ہیں اُن کا کوئی نکاح نہیں۔ ایسے عقائدِ باطلہ پر مُطّلع (آگاہ) ہو کر جو اُنہیں کافر ومُشرِک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔

(ابرار القرآن، صفحہ ۱۴۷، ملخصًا از مولوی غلام خان)

**نوٹ:** نہ صرف غلام خان کہتے ہیں مر گیا اب بھی جس دیوبندی کو اِس مسئلہ میں چھیڑو تو وہی کہے گا جو غلام خان نے کہا۔

**لطیفہ:** غلام خان اور دیگر جملہ (تمام) دیوبندیوں کے فتوے پر اَہلِ سنّت نہ صرف کافر ومُشرِک ہیں بلکہ اُن کی عورتیں اُن کے نکاح سے نکل جاتی ہیں۔ فقیر اُویسی غفرلہٗ اَہلِ سنّت سے اپیل کرتا ہے کہ اپنی عورتیں اپنے اوپر حرام کرنے کا پروگرام ہو تو مذہبِ دیوبند کو داد (شاباشی) دو کہ وہ نہ صرف تمہاری عورتیں تم پر حرام سمجھتے ہیں بلکہ وہ اشرفعلی کے فتویٰ پر اپنی جماعت کی عورتوں کو بھی۔

**دیوبندی وہابی ہیں؟** مولوی اشرفعلی تھانوی نے لکھا: "بعض عُلومِ غیبیہ میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید عمر بلکہ ہر صَبی (بچے) و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم (تمام حیوان اور جانوروں) کے لئے بھی حاصل ہے۔" (68)

**نوٹ:** یہی وہ فتویٰ ہے جس کی وجہ سے عُلماءِ عرب وعجم نے اشرفعلی تھانوی کو مُرتَد اور خارج از اسلام کہا تفصیل دیکھئے۔ (حسام الحرمین)

---

65 ) (تقویۃ الایمان، صفحہ ۶۸، مطبع مرکنٹائِل پرنٹنگ، دھلی۔ صفحہ ۱۳۱، تشریحی حواشی: مولانا سیدابو الحسن علی ندوی، مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

66 ) (تقویۃ الایمان، صفحہ ۶۸، مطبع مرکنٹائِل پرنٹنگ، دھلی۔ صفحہ ۱۳۱، تشریحی حواشی: مولانا سیدابو الحسن علی ندوی، مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

67 ) (تعلیم الدین، صفحہ ۱۳۴ از اشرف علی تھانوی سلاسل طیبہ، صفحہ ۱۲۲ از حسین احمد کانگریسی)

68 ) (حفظ الایمان، صفحہ ۸، از اشرفعلی تھانوی، قدیمی کتب خانہ، بالمقابل آرام باغ، کراچی۔ صفحہ ۱۵، ناشر دار الکتاب دیوبند، یو پی، بھارت)

**دیوبندی بریلوی ہیں**؟جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر وبَہائم و مَجانین(جانوروں اور دیوانہ،پاگل) کے علم برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے۔(69)

**دیوبندی وہابی ہیں**؟مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا کہ انبیاء اپنی اُمّت سے اگر ممتاز (الگ) ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اُس میں بسااَو قات(بعض وقت)اُمتی بظاہر مَساوِی(برابر)ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔(70)

**دیوبندی بریلوی ہیں**؟مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے کہا کہ ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اَعلم(زیادہ جاننے والا) ہے وہ کافر ہے۔اور ہمارے حضرات اُس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔(71)

**باپ دادا بریلوی:** فقیر اُویسی غفرلہ ٗنے تمام بد مذاہب کی تحقیق کی ہے کہ اُن کے بڑے اور خاندان سنی بریلوی رہے۔بد قسمتی سے آپ بگڑا یا باپ بگڑا دیکھئے دیوبندیوں کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی کا نسب نامہ کچھ اِس طرح ہے:

"مولانا رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد صاحب بن قاضی پیر بخش بن قاضی غلام حسن بن قاضی غلام علی۔۔۔اور والدہ کی طرف سے مولانا رشید احمد بن مسماۃ کریم النساء بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد بن فتح۔۔۔"(72) (تذکرۃ الرشید، حصہ ا، صفحہ ۱۳)

**نوٹ:** اِس نسب نامہ میں پیر بخش اور فرید بخش موجود ہیں یہی حال مولوی قاسم نانوتوی کا ہے یہی حال مولوی اشرفعلی تھانوی کا ہے بلکہ اُس کا حال تو اوروں سے بھی زَبُوں(تباہ حال) ہے کہ یہ مَجذوب بخش ہے۔تفصیل پہلے گزری ہے۔

**دیوبندی وہابی ہیں:** اُوپر کا حال پڑھ کر اب اُن کا وہابی فتویٰ پڑھیئے:مولوی اشرف علی تھانوی اپنے خود ساختہ بَہِشتی زیور پر کفر و شرک کی باتوں کے بیان میں رقمطراز(لکھ رہے)ہیں:سہرا باندھنا، علی بخش، حسین بخش، عبد الغنی نام رکھنا اور یوں کہنا کہ خدا رسول اگر چاہے گا تو فلاں کام ہو جائے گا(73) (یہ سب شرک ہیں)۔گویا تھانوی کے نزدیک گنگوہی کے دادانا نامُشرِک تھے۔

**دیوبندی بریلوی ہیں**؟دیوبندیوں کے ہفتہ روزہ خُدّام الدین لاہور میں ہے کہ شاہ جی(عطاء اللہ بخاری)کا اپنا یہ حال تھا کہ حضرت(احمد علی لاہوری)رحمۃ اللہ علیہ کو گھنٹوں ہنساتے رہتے طرح طرح کی باتوں سے حضرت علیہ الرحمۃ کا دل بہلاتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ فرطِ عقیدت(محبت کی زیادتی)سے کبھی حضرت احمد علی علیہ الرحمۃ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور کبھی حضرت کی داڑھی مبارک کو چومنے لگتے۔(خدام الدین، صفحہ ۱۸، ستمبر ۱۹۹۲ء)

---

69 ) اَلْمُهَنَّد علی الْمُفَنَّد از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی،صفحہ ۵۲،ناشران وتاجران کتب المیزان،الکریم مارکیٹ اردو بازار،لاہور،سلسلہ مطبوعات ۰۱۷،سن اشاعت ۲۰۰۵

70 ) (تخذیر الناس،صفحہ۴۷،ادارہ العزیز،نزد جامع مسجد صدیقیہ،گلہ برف خانہ،سیالکوٹ روڈ،کھوکھرکی،گوجرانوالہ)

71 ) اَلْمُهَنَّد علی الْمُفَنَّد از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی،صفحہ ۴۶،ناشران وتاجران کتب المیزان،الکریم مارکیٹ اردو بازار،لاہور،سلسلہ مطبوعات ۰۱۷،سن اشاعت ۲۰۰۵

72 ) (تذکرۃ الرشید،ولادت،۱/۱۳،بلال سٹیم ساڈھورہ)

73 ) (بھشتی زیور،حصہ اول،صفحہ ۵۳،اسلامک بک سروس،۲۲۴۱۔کوچہ چیلان،دریا گنج،نئی دہلی)

**دیوبندی وہابی ہیں؟** مولوی غلام خان راولپنڈی والے نے کہا: "زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے دیا اور اُس کے سامنے دوزانو بیٹھ گئے یہ سب افعال (کام) اُس پیر کی عبادت کے ہوں گے اور اللہ کے نزدیک مُوجبِ لعنت ہوں گے۔" (جواہر القرآن صفحہ ۶۱ جوان کو کافر نہ کہے خود کافر ہے) (جواہر القرآن)

نبی جھوٹ اور گناہ سے معصوم نہیں: دُروغِ صَریح (بُہتان) بھی کئی طرح کا ہوتا ہے ہر قسم کا حکم یکساں (برابر) نہیں۔ ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں بالجملہ علٰی العموم کو بھی مُنافی شانِ نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیّت ہے اور انبیاء علیہم السلام مَعاصی (گناہوں) سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔[74]

**فائدہ:** مذکورہ بالا عقیدہ کفر ہے یہ نہ صرف ہمارا فتویٰ بلکہ مفتی دیوبند کا فتویٰ بھی ہے ملاحظہ ہو:

مفتی لکھتا ہے کہ "انبیاء علیہم السلام مَعاصی سے معصوم ہیں اُن کو مرتکبِ معاصی (گناہ کرنے والا) سمجھنا اَلعیاذ باللہ اہل سنّت و الجماعت کا عقیدہ نہیں۔" اُس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی نہیں، فقط واللہ اعلم۔ (سید احمد علی سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند)

**جواب صحیح:** ایسے عقیدے والا کافر ہے۔ جب تک تجدید ایمان، تجدید نکاح نہ کرے اُس سے قطع تعلق کریں۔[75]

(مسعود احمد عفی اللہ عنہ، مہر دارالافتاء فی دیوبند الہند)

**نوٹ:** یہ حوالہ اِشتہار کے علاوہ دیوبند کی تجلّی بھی ہے اور اِس فرقہ کی یہ پہلی غلطی نہیں بلکہ جب سے یہ عالَم وُجود میں آیا ہے اُن کا یہی حال ہے کہ کفر و شرک اور بِدعت کہتے بھی جائیں گے اور اُس پر خود بھی عمل کرتے جائیں گے۔ آگاہی پر سجدہ سَہو بھی کر لیتے ہیں مختصر مضمون رسالہ "دیوبندیوں کا ایمان" دیکھئے اور ایک نمونہ اِسی رسالہ میں مولوی احمد علی لاہوری کا آپ پڑھ چکے ہیں اور اب بھی تجربہ کیا جاسکتا ہے کہ اُن کے اکابر کی گندی عبارات نام لئے بغیر اُن سے سوال کیا جائے تو فوراً کہہ دیں گے کہ یہ عباراتِ کفریہ ہیں لیکن جب نام ظاہر کیا جائے تو فوراً پینترا بدل کر کچھ کا کچھ کہہ دیں گے۔

**ایک نمونہ اور حاضر ہے:** فتویٰ دیوبند کہ معاذ اللہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضور ﷺ سے زیادہ ہے چنانچہ مولوی خلیل احمد بمشورہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کو یہ وُسعت (علم) نص سے ثابت ہوئی فخر عالم وُسعتِ علم کی کون سی نَصِّ قطعی ہے جس سے تمام نُصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔[76]

**اپنی تھوک اپنا منہ:** مذکورہ بالا گندے عقیدے پر جب اِمام احمد رضا محدّث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبندیوں کی گرفت فرمائی تو بدنامی سے بچنے کے لئے اپنے منہ پر خود تھوک دیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: "نبی کریم ﷺ کا علم حکم واَسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی (جملہ) مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم ﷺ سے اعلیٰ ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اُس کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی کریم ﷺ سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جاسکتا ہے۔"[77]

**دیوبندی بریلوی ہیں:**

---

[74] (تصفیۃ العقائد، صفحہ ۲۲ اور ۲۴، از مولوی محمد قاسم نانوتوی، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور، یوپی، بھارت)

[75] (اشتہار محمد عیسیٰ نقشبندی ناظم مکتبہ جماعت اسلامی لودھراں ضلع ملتان ماہنامہ تجلی دیوبند ضلع سہارنپور، اپریل ۱۹۵۶ء، صفحہ ۱۰، جلد ۷، شمارہ ۲)

[76] (براہینِ قاطعہ، اشاعت اوّل مارچ ۱۹۷۷، صفحہ ۵۵، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

[77] (اَلْمُھَنَّد علی المُفَنَّد از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، صفحہ ۴۶، ناشران وتاجران کتب المیزان، الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور، سلسلہ مطبوعات ۰۱۷، سن اشاعت ۲۰۰۵)

| | |
|---|---|
| یارسولِ کبریا فریاد ہے | یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے |
| سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل | اے میرے مشکل کشا فریاد ہے |
| قیدِ غم سے اب چھڑا دیجئے مجھے | یا شہِ ہر دوسرا فریاد ہے[78] |

(نالہ امداد غریب مناجات، صفحہ ۸، از حاجی امداد اللہ صاحب)

**انتباہ:** یارسول اللہ ﷺ کا نعرہ اَہلِ سنّت بریلوی کا نشان بن گیا ہے اور یہ نہ صرف ہمارا نعرہ ہے بلکہ دیوبندیوں کے پیر و مُرشِد کا بھی یہی نعرہ ہے اور بوقتِ ضرورت دیوبندی نعرہ یارسول اللہ ﷺ لگاتے ہیں اِسی لئے بعض لوگوں کو شک گزرتا ہے کہ یہ دیوبندی بریلوی ہیں۔

**دیوبندی وہابی ہیں:** مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا کہ "جب انبیاء علیہم السلام کو علمِ غیب نہیں تو یارسول اللہ ﷺ بھی کہنا ناجائز ہوگا اگر یہ عقیدہ کرکے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علمِ غیب کے تو خود کفر ہے۔"[79]

**دیوبندی بریلوی ہیں؟** حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اِرشاد فرماتے ہیں کہ "عبادَ اللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں۔"[80]

(شمائم امدادیہ، صفحہ ۳۵)

**فائدہ:** خود کو عبد النبی، عبد الرسول وغیرہ کہنا لکھنا اَہلِ سنّت کا کام ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ "عبد النبی نام رکھنا۔"

**دیوبندی وہابی ہیں:** مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ علی بخش، حسین بخش، عبد النبی نام رکھنا شرک کی فہرست میں شامل ہے[81]۔

**نوٹ:** یہ صرف فتویٰ نہیں بلکہ عمل بھی ہے کہ یہ فرقہ ایسے ناموں کو اب بھی شرک کہتا ہے کسی کا یہی نام ہو اور اُن کی جماعت میں چلا جائے تو فوراً اُس کا نام بدل دیں گے۔

**دیوبندی بریلوی ہیں؟** رسول اللہ ﷺ کو اپنی اُمّت کے ساتھ وہ قُرب حاصل ہے کہ اُن جانوں کو بھی اُن کے ساتھ حاصل نہیں۔[82]

**دیوبندی وہابی ہیں؟:** مولوی غلام خان راولپنڈی والا لکھتا ہے کہ نبی کو جو حاضر ناظر کہے بلاشک شرع (شریعت میں بغیر کسی شک کے) اُس کو کافر کہے۔ (جواہر القرآن)

**دیوبندی وہابی ہیں؟:** مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے بمشورہ مولوی رشید احمد گنگوہی لکھا ہے کہ "یہ ہر روز اِعادۂ ولادت (عید میلاد النبی) کا تو مثلِ ہُنود (ہندو) کے کہ سانگ (نقل) کنہیا (سری کرشن جی) کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں[83] بلکہ یہ لوگ میلاد کرنے والے اُس قوم (کفار) سے بھی بڑھ کر ہیں[84]۔

---

78 ) (کلیاتِ امدادیہ از امداد اللہ مہاجر مکی، نالہ امداد غریب، ص ۹۱، دار الاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

79 ) (فتاویٰ رشیدیہ جدید، صفحہ ۲۰۳ تا ۲۰۴، دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی نمبرا)

80 ) (شمائم امدادیہ اردو ترجمہ نفحات مکیہ من مآثر اِمدادیہ، ترجمہ ملفوظ از رسالہ امداد الصادقین، حصہ دوم، ص ۱۳۵، مطبوعہ: در قومی پریس لکھنئو، ۱۳۱۴ہجری)
(شمائم امدادیہ اردو ترجمہ نفحات مکیہ من مآثر اِمدادیہ، ملفوظ امداد الصادقین، حصہ دوم، ص ۷۱، ناشران: کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ، مغربی پاکستان)

81 ) (بہشتی زیور، حصہ اول، صفحہ ۵۴، اسلامک بک سروس، ۲۲۴۱۔ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی)

82 ) (تحذیر الناس، صفحہ ۱۴، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبرا)

83 ) براہین قاطعہ، صفحہ ۱۵۲، دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی، اشاعت اوّل، مارچ ۱۹۸۷)

84 ) (براہینِ قاطعہ، صفحہ ۱۵۲، دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی، اشاعت اوّل، مارچ ۱۹۸۷)

**تبصرہ اُویسی غفرلہ:** مسلمان مسلکی تصوّر سے ہٹ کر سوچیئے کہ میلاد شریف جو رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ اور معجزات و کمالات کے بیان کرنے کا دوسرا نام ہے اُسے ہندوؤں کی ایک گندی رسم سے نہ صرف تشبیہ (مشابہت) دینا بلکہ کافروں سے بھی بڑھ کر کہنا کس بات کی نشاندہی کرتا ہے؟ اور میلاد کرنے والے نہ صرف چند بریلوی مسلمان نہیں بلکہ عَالمِ اسلام میں ہر ملک کے مسلمان اور خیرُ القرون (خلفائے راشدین کے زمانے) سے ہر صدی کے جَیّد علماءِ کرام اور مَشاہیر (مشہور) اَولیاءِ عِظام محافلِ میلاد کا انعقاد بڑے احترام واحتشام (شان و شوکت) سے مُنعقِد کرتے چلے آرہے ہیں اور اِس فتویٰ کی زَد میں وہ حضرات بھی آ گئے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ''میلاد شریف کی شرعی اہمیت'' بلکہ اب تو فتویٰ دینے والوں کی جماعت کے لوگ بھی میلاد منعقد کرنے لگ گئے ہیں بتایئے اِس طرزِ ادا کو کیا کہیں؟

**اَھلِ سنّت بریلوی:** اَہلِ سنّت کا دورِ حاضرہ میں میلاد شریف کی محافل ایک مذہبی نشان ہے۔ اپنی روحانی پیاس بجھانے اور وِجدانی غذا کی سی (کی طرح) کیفیت سمجھی جاتی ہے یہاں تک کہ وہابی نجدی اور سنی بریلوی نزاع (جھگڑا) کا میلاد شریف کے متعلق مشہور ہے۔

**دیوبندی بریلوی ہیں؟** بوقتِ ضرورت دورِ حاضرہ کے دیوبندی اِس محفلِ میلاد میں نہ صرف شریک ہوتے ہیں بلکہ یہ محفل منعقد کر بھی لیتے ہیں اور اُن کے پیر و مُرشد بھی اِس کے جواز کے بارے میں دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارے عُلماء مَولود شریف میں بہت تَنازَعہ (جھگڑا) کرتے ہیں تاہم عُلماء جَواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جَواز کی موجود ہے پھر ایسا تشدّد کرتے ہیں ہمارے واسطے اِتّباعِ حرمین (مکہ ومدینہ والوں کی پیروی) کافی ہے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مُضائِقہ (حرج) نہیں[85]۔

## اِستمداد اور دیوبندی:

مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا — نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار[86] (قصائدِ قاسمی، صفحہ ۲۷)

فلک پہ عیسیٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی — زمین پہ جلوہ نماہیں احمد مختار[87]

**دیوبندی وہابی ہیں؟** مولوی اشرفعلی تھانوی نے لکھا: ''کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اُسے خبر ہو گئی، کسی کو نفع و نقصان کا مختار (اختیار دیا گیا) سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا یا یوں کہے کہ "خدا اور رسول اگر چاہے گا" تو شرک ہے۔''[88]

**تبصرہ اُویسی غفرلہ:** مولوی قاسم نانوتوی تو ذاتِ احمدی سے ہیں کرمِ احمدی سے اِستمداد (امداد طلب) کر رہا ہے اور اُس کے سوا کسی کو اپنا حامی کار (مدد گار) نہیں مان رہا لیکن اشرفعلی تھانوی کے فتویٰ کا رُخ کدھر ہے؟

**دیوبندی بریلوی ہیں؟** حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

---

85 ) (امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق مرتبہ مولوی اشرف علی تھانوی، ص ۵۲، اسلامی کتب خانہ)

86 ) (قصائدِ قاسمی از قاسم نانوتوی، قصیدہ بہاریہ در نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۸، کتب خانہ رشیدیہ دہلی)

87 ) (قصائدِ قاسمی از قاسم نانوتوی، قصیدہ بہاریہ در نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۵، کتب خانہ رشیدیہ دہلی)

88 ) (بہشتی زیور، حصہ اول، صفحہ ۵۳، ۵۴، اسلامک بک سروس، ۲۲۴۱۔ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی)

جہاز اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں — بس اب چاہو ڈباؤ یا تِرا ؤ یا رسول اللہ ﷺ

پھنسا ہوں بے طرح گرداب[89] غم میں ناخدا[90] ہو کر — مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ ﷺ[91]

(گلزارِ معرفت، صفحہ ۱۷)

**دیوبندی وہابی ہیں؟** مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ کافر بھی اپنے بُتوں کو خدا کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اُسی کا مخلوق اور بندہ سمجھتے تھے مگر یہی پکارنا، منّتیں ماننی، نذرونیاز کرنی، اُن کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا ہی اُن کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے، اُس کو پکارے کہ اُس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔[92]

**انتباہ:** سنی برادری سوچے تمہیں دیوبندی ابوجہل کے برابر کہہ رہے ہیں۔ افسوس ہے کہ وہ تو تمہارا اتنا بڑا دشمن ہے اور تمہارا اُن کے ساتھ یارانہ (دوستانہ ماحول) ہے۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

## وجہِ اختلاف

ہمارے دور میں اسلام سے نفرت اور شیطانی اُمور سے اُلفت (محبت) کا دور دورہ ہے اگر بعض افراد کو اسلام سے کچھ اُنس (محبت، پیار) ہوتا ہے تو وہ مذہبی اختلافات کو دیکھ اور سن کر اسلام سے مُتَنَفِّر (بیزار) ہو جاتا ہے۔ اُونچے طبقے کے لوگوں کا اسلام سے دوری کا مُوجِب (سبب) عموماً یہی مذہبی اختلافات ہیں۔ اِن حضرات کو اِفہام و تفہیم (سمجھانا) جوئے شِیر لانے (ناممکن کو ممکن کر دکھانے) کے مترادِف (برابر) ہے لیکن سیّدِ عالم ﷺ کے اِس ارشادِ گرامی کو مَشعلِ راہ بنائیں تو اُن کو مذہبی اختلافات بھی رحمتِ خداوندی نظر آئیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اِخْتِلَافُ أُمَّتِي رَحْمَةٌ[93]

**ترجمہ:** یعنی میری اُمت کا اختلاف بھی رحمت ہے۔

**دیوبندی بریلوی اختلاف:** عوام صرف شیعہ سنی اور وہابی صوفی و دیوبندی بریلوی کو جانتے ہیں۔ شیعہ سنی اختلاف تو سب کو معلوم ہے وہابی صوفی جسے دوسرے لفظوں میں دیوبندی بریلوی کہا جاتا ہے اُس اختلاف کو بھی عموماً سب جانتے ہیں لیکن اُس کے اصلی اختلاف سے اکثر بے خبر ہیں۔ بعض تو اُسے سیاسی اختلاف سمجھتے ہیں بعض کہتے ہیں اُن کا اختلاف محض کاروبار کی وجہ سے ہے بعض تعصّب سمجھ کر اُن کے اختلاف کو اہمیّت نہیں دیتے بعض فُروعی اختلاف (اصطلاح) تصوُّر (خیال) کرتے ہیں حالانکہ حقیقت اُس کے برعکس ہے۔

**وجہ اختلاف:** اِن دونوں کے اختلاف کا اصلی مُوجِب (سبب) صرف ایک ہے ادب، بے ادبی، گستاخی۔

---

89) بھنور، چکر

90) رہنما

91) (گلزارِ معرفت از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، حصہ اول، ص ۱۰، خان بھادر حاجی محمد وجیہ الدین-ایم بی۔ ای۔ سی۔ ٹی۔ آر مس اینڈ امیونیشن امپوریم کراچی صدر ۳)

92) (تقویة الایمان، صفحه ۸، مطبع مرکنٹائِل پرنٹنگ، دھلی۔ صفحه۲۹، تشریحی حواشی: مولانا سیدابوالحسن علی ندوی، مکتبه خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

93) (جامع الأحاديث، حرف الهمزة، الهمزة مع الخاء، ۴۰/۲، الحديث ۸۷۴، د حسن عباس زكى)

(كنز العمال، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه، ۱۰/۱۳۶، الحديث ۲۸۶۸۵، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م)

**بریلوی:** انبیاءواَولیاء خصوصاً نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی معمولی سے معمولی بے ادبی و گستاخی کو کفر کا فتویٰ دیتے ہیں کہنے والا کتنا بڑا عابد و زاہد اور عالم و محدّث و مُفسّر کیوں نہ ہو۔

**دیوبندی:** بلکہ یہ ذاتِ باری تعالیٰ کی بے ادبی و گستاخی کو بھی عین توحید سمجھتے ہیں۔ انبیاءواَولیاء خصوصاً حضرت محمد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی اور ہتک آمیز (گستاخانہ) کلمات لکھنا بولنا اُن کا مشغلہ ہے اور اُن کی توہین اُن کے نزدیک عین توحید ہے اور اُسے وہ اپنے لئے اعلیٰ عبادت سمجھتے ہیں۔

**مولوی اشرف علی تھانوی کا اعتراف:** دیوبندی، وہابی بے ادب ہیں اور بریلوی (اہلسنّت) با ادب ہیں۔

"بِدعتی کے معنی ہیں با ادب بے ایمان اور وہابی کے معنی ہیں بے ادب باایمان۔"[94] (ملفوظاتِ اشرف علی تھانوی)

**فوائد:** سب کو معلوم ہے کہ ہم اہلِ سنّت کو یہ حضرات بِدعتی کہتے ہیں اگرچہ وہابی، دیوبندی دو لفظ ہیں لیکن در حقیقت یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ اِن دونوں کا سرچشمہ (سربراہ) "اسماعیل دہلوی" ہے اور اُس نے ہی اِن دونوں کے اندر گندی عادت ڈالی ہے کہ اپنے ماسوا دوسرے تمام اَہلِ اسلام کو کافر و مُشرِک اور بِدعتی کہو۔ اِس کی تفصیل فقیر نے اپنی کتاب "التحقیق الجلیل فی تحریکِ اسماعیل القتیل" میں عرض کی ہے۔

(۳) دیوبندی کا قُطبِ عالَم رشید احمد گنگوہی خود اقرار کرتا ہے کہ عقائد میں سب متّحد مقلّد (دیوبندی) غیر مقلّد (وہابی) ہیں۔[95]

(۴) دیوبندیوں کا حکیم الامّت اشرف علی تھانوی نے بھی مانا کہ

"اگر میرے پاس دس ہزار روپے ہوں سب کی تنخواہ کر دوں پھر خود ہی وہابی بن جائیں۔"[96] (الافاضات الیومیہ)

**اھلِ حق کا فیصلہ:**

(۱) عارف باللہ حضرت مولانا روم قُدّس سرہٗ کا فیصلہ:

از خدا خواہیم توفیقِ ادب ۔۔۔ بے اَدَب مَحروم گشت از فضلِ ربّ

**ترجمہ:** ہم خدا سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں بے ادب رب کی مہربانی سے دور رہتا ہے۔

بے ادب تنہا نہ خود را داشت ۔۔۔ بَد بلکہ آتش درہمہ آفاق زَد

**ترجمہ:** بے ادب خود کو بری عادتوں کی وجہ سے تنہا کر لیتا ہے بلکہ اپنے آپ کو آگ میں مبتلا کر رہا ہے۔

(۲) اور مشہور ہے کہ با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب۔

(۳) عربی مقولہ ہے: "اَلاِسلَامُ کُلُّه اَدَبٌ" یعنی: اسلام کا دوسرا نام ادب ہے۔

**نتیجہ:** گویا جس کے پاس ادب نہیں وہ اسلام کی دولت سے محروم ہے۔

---

94 ) (ملفوظات حکیم الامت (اشرف علی تھانوی)، ملفوظ ۵۵، بدعتی اور وھابی کے معنی، ۴/۵۱، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان، پاکستان، شوال ۱۴۲۳ھ)

95 ) (فتاویٰ رشیدیہ جدید، صفحہ ۹۲، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی نمبر ۱)

96 ) (ملفوظات حکیم الامت (اشرف علی تھانوی)، ملفوظ ۳۶۲، ہمارے اکابر اور اہل بدعات، ۲/۲۴۸، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان، پاکستان، ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ)

**دیوبندی سے مراد کون؟** اِس مختصر داستان سے آپ کو معلوم ہوا کہ دیوبندی سے دیوبند کا رہنے والا مراد نہیں بلکہ دیوبندی سے گستاخ بے ادب مراد ہے خواہ وہ دیوبند کا باشندہ (رہنے والا) ہو یا بریلی کا، وہ ہندی ہو یا سندھی، عربی ہو یا عجمی۔

**لطیفہ:** جہاں پر ہمارے عوام ہوشیار ہوتے ہیں اور اُن لوگوں کی گُفتار و رَفتار (بات چیت، چال ڈھال) سے اُنہیں پہچان لیتے ہیں تو یہ لوگ اُن کی گرفت سے بچنے کے لئے قرآن سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھا جاتے ہیں کہ ہم نہ وہابی ہیں نہ دیوبندی۔ اِس سے اُن کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم وہابی نہیں یعنی عبدالوہاب نجدی کی اولاد سے نہیں اور دیوبندی نہیں یعنی دیوبند کے باشی (باشندہ) نہیں۔

اِس مَکّاری و عیّاری (مکر و فریب) میں بڑا کمال رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ہر دیگ کے چمچے بن کر اپنا اُلو (معاملہ) سیدھا کر لیتے ہیں۔ چنانچہ تحریک نظامِ مصطفی ﷺ ۱۹۷۷ء سب نے دیکھ لیا کہ اُنہوں نے بریلوی بن کر وہی کر دکھایا جسے برسوں شرک و بدعت کہتے چلے آئے۔ یہاں تک کہ اَہلِ سنّت کے تمام مَراسِم (رسومات) و معمولات بجالاتے ہیں جن باتوں کو کفر و شرک اور بدعت گردانتے ہیں اُنہیں کو عمل میں لاتے ہیں اور جن چیزوں کو خنزیر کے برابر حرام مانتے ہیں اُنہیں کھاتے ہیں۔ یہ پوری داستان فقیر کے رسالہ "دیوبندی کون ہیں؟" میں لکھی ہے۔

**بریلوی سے کون مراد ہیں؟:** وہ حنفی اَہلِ سنّت جو حضور ﷺ کی اُمت کا نجات پانے والا گروہ جسے حضور ﷺ کی مُتابِعت (پیروی) نصیب ہے جنہیں قدیمُ الایام سے ہر گمراہ فرقہ بِدعتی مُبتدِع (بدعت کرنے والا) گردانتا رہا اور دورِ حاضرہ میں وہابی، دیوبندی اُنہیں بریلوی کہتے ہیں وہ صرف اِس لئے کہ جب اِن لوگوں نے حنفیت و سُنّیت کا لبادہ اوڑھا تو ہر حق پرست عالمِ دین نے اُن کی تردید (مخالفت) کی لیکن اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قُدّس سرہ' نے اُن کے رد میں کئی کتابیں اور کئی رسائل لکھے جس سے وہابیت، دیوبندیت کے مضبوط قَلعے گرنے لگے اور نقلی سُنّیت و حنفیت کا رنگ پھیکا پڑ گیا اور حق کا بول بالا ہوا بطور انعام حق تعالیٰ سے یہ نام مَوصوف کی وجہ سے مذہبِ مُہذّب اہلسنّت کو بریلوی اور بریلویت سے تعبیر کیا گیا چنانچہ ایوب قادری لکھتا ہے: ""طبع رسا، حاضر اور قوی حافظہ کے مالک تھے بہت سے رسالے اور کتابیں لکھیں، خوب شہرت و ناموری حاصل کی۔ مولوی احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے رنگ کے مخصوص عالم تھے۔ بریلی روہیل کھنڈ[97] یوں تو روہیلوں کے زمانہ سے مشہور ہے لیکن مولوی صاحب (اعلیٰ حضرت) کی وجہ سے بریلی اَکناف و اطراف ہندو پاک میں خوب مشہور ہوئی۔ بریلی اور بریلویت جیسے الفاظ بطور اصطلاح استعمال ہونے لگے۔ اِس تاریخ کو ہندو پاک کے علاوہ عرب و عجم کے مختلف شہروں میں اعلیٰ حضرت کا عرس بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔" ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو مولانا احمد رضا خان کا انتقال ہوا۔"[98]

(تذکرۂ علمائے ہند)

**کرامتِ اعلیٰ حضرت قُدّس سرہ:** یہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی ایک کرامت ہے کہ عرب و عجم میں اَہلِ سنّت کے اُن پرانے عقائد و معمولات کو جہاں بھی کوئی عمل میں لائے گا تو بد مذہب خصوصاً وہابی دیوبندی اُسے بریلوی کے نام سے پکاریں گے خواہ ایسے عقائد

---

97 ) (بھارت کا ایک علاقہ جو ریاست اترپردیش (یوپی) میں واقع ہے)

98 ) (تذکرہ علمائے ہند از مولوی رحمان علی، صفحہ ۱۰۱، پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، نیوہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی ۵)

رکھنے والا اور ایسے معمولات کا عامل اعلیٰ حضرت کو جانتا نہ ہو بلکہ میں نے آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا کہ اعلیٰ حضرت قُدّس سرہ کے عقائد و معمولات پر اَہلِ سنّت کے کاربند ہونے کی وجہ سے بریلوی پکارا جاتا ہے۔

**خلاصہ یہ ہے کہ:** جن لوگوں کو انبیاء و اَولیاء خصوصاً حضور سرورِ عالم ﷺ سے محبت و عقیدت اور اُن کی نسبتوں سے نیاز مندی اور ادب ہے وہ بریلوی ہیں اور جو اِن حضرات سے بے ادبی و گستاخی کا مظاہرہ کرکے بُغض و عَداوت کا ثبوت دیتے ہیں وہ وہابی دیوبندی ہیں۔

اعلیٰ حضرت بریلوی قُدّس سرہ اور اُن کے مُتَّبِعین (پیروی کرنے والوں) نے جب اُن دیوبندیوں کے تَقدُّس کا بھانڈا چوراہے پر چُور کیا تو دیوبندیوں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے اہل سنّت کے کئی کئی نام تجویز کئے۔ کبھی بریلوی، کبھی مُشرِک، کبھی رضاخانی چنانچہ منظور سنبھلی نے اپنی کتاب "سیف رحمانی "میں ہمیں اِسی نام سے موسوم کیا ہے حالانکہ رضاخانی نام کا کوئی کافر تو دنیا میں نہیں۔سبیل الرشاد ،صفحہ ۳ میں ہے کہ خاص مولوی عبدالشکور لکھنوی کا طبع زاد (اپنی ایجاد) لقب ہے اُس نے اَہلِ سنّت کو فرقہ رضاخانی نہ کہا تھا۔

**لطیفہ:** بلی کو آپ نے دیکھا ہوگا کہ عاجز ہوکر ناجائز طریق پر جس طرح بَن پڑتا ہے حملہ کرتی ہے۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود — بر آرد بچنگال چشم پلنگ

اِسی طرح اَہلِ باطل بھی جب دلائل سے عاجز ہوتے ہیں تو اَہلِ حق کو برے نام سے مُلقَّب (نامزد) کرکے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں چنانچہ:

(۱) جب کفار نبی اکرم ﷺ کے مقابلہ سے عاجز ہوئے تو آپ کو صابی کے نام سے موسوم کیا۔[99] (بخاری)

(۲) جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے باغیوں نے بدلہ لینا چاہا تو آپ کو بِدعتی قرار دیا۔[100] (البدایہ والنہایہ)

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خارجیوں نے بِدعتی و مُشرِک گردانا۔[101] (البدایہ والنہایہ)

(۴) ایک معتزلہ (عطاءبن واصل) نے سیّدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے تنگ آکر اپنے آپ کو اَہلِ توحید والعدل اور اَہلِ سنّت کو کیا سے کیا کہا۔[102]

(۵) سیدنا اِمام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو حاسدین نے مَرجیہ کے نام سے بدنام کیا۔

---

99 ) (تفسیر ابن کثیر ،تفسیر سورۃ البقرۃ، ذکر أقوال المفسرین (ببسط) ما ذکرناہ، 430/1، دار ابن الجوزي للنشر والتوزیع – السعودیۃ، الطبعۃ: الأولی، 1341 ھ)

100 ) (مجموع الفتاوی لابن تیمیۃ، کتاب الجھاد، 234/16، دار الکتب العلمیۃ – بیروت 2011 م)

(حاشیہ جلالین، پارہ6 ، تحت آیت "وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ"الخ، اصح المطابع الکراتشي)

101 ) ایضاً

102 ) (عقیدۃ الامام العارف باللہ الشیخ شھاب الدین ابي العباس احمد زروق من خلال کتبہ وشروحہ، الباب الثاني : عقیدۃ الشیخ أحمد زروق من خلال شرحیہ لعقیدۃ الغزالي، ص177، کتاب ناشرون، بیروت۔لبنان، 2017م)

(۶) اِبنِ تیمیہ کی پارٹی نے اَہلِ حق کو باطل پرست واَہلِ ہَوا (نفس کی پیروی کرنے والے) کے القاب سے یاد کیا۔

(۷) محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اَہلِ سنّت کو کافر ومُشرِک اور بِدعتی گردانا اور دیوبندی، وہابی، غیر مقلد، مودودی، غلام خانی، پنج پیری اب سارے کے سارے محمد بن عبدالوہاب کے مقلد (پیروی کرنے والے) ہیں اِسی لئے اَہلِ حق کو کافر و مُشرِک اور بِدعتی سمجھتے ہیں لیکن چونکہ کھل کر اِس نام کے استعمال سے جھجکتے ہیں کیونکہ اکثریت اَہلِ سنّت کی ہے۔ فلہٰذا اِس کا اطلاق عوام پر کرتے ہیں تو اُن کے حلوے، مانڈے (روٹی)، نذرانے، چندے اور دیگر کاروبار بند ہوتے ہیں۔ اِس لئے اَہلِ سنّت کے ایک بڑے عالم، مایہ ناز مصنّف وصدی حاضرہ کے مجدّد مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قُدّس سرہ کو نشانہ علامت بنا کر اہلِ سنّت کے ہر فرد کو رضاخانی یا بریلوی کی نسبت لگا کر خوب گالیاں دیتے ہیں۔ اِس کی تفصیل فقیر کی کتاب "ردِ سیف یمانی" میں دیکھئے۔

**تنبیہ:** ہم دیوبندیوں کی مخالفت اُن کے اُن گندے عقائد کی وجہ سے کرتے ہیں اور ہمیشہ اَہلِ حق کا شیوہ (انداز) رہا ہے کہ باطل کے بُطلان کو مَنظرِ عام پر لائے۔ کیا قرآن وحدیث کے پڑھنے والے بے خبر ہیں کہ کفار ومنافقین اور مُشرِکین کی تردید کیسے واشگاف (کھلے) الفاظ سے کی گئی اور اُس پر بڑا زور دیا گیا اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کی مبارک زندگیاں باطل کی لڑائیوں میں گزریں۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

ذکر اُن کا چھیڑیئے ہر بات میں
چھیڑنا شیطاں کی عادت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اُس برے مذہب پر لعنت کیجئے

مندرجہ بالا چند ایک حوالے بطور نمونہ پیش ہیں تاکہ ناظرین دیوبندی اور بریلوی کا فرق خود بخود معلوم کر سکیں اگرچہ اُس کے بالمقابل فقیر نے توضیحاً (وضاحت کیساتھ) اہلِ سنّت کے عقائد ومسائل بھی لکھ دیئے ہیں۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پاکستان

۱۴۲۰ھ